یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جملہ واپس ہوگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔

تار کا پتہ "اہلحدیث مجیٹھ منڈی"

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

دیکھو مجھ کو ہوں حدیث کیا ہے
قرار نامہ عروج مصطفیٰ ہے

نمبر ۳۳ جلد ۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے " ۸ روپے
عام خریداران سے " ۵ روپے
" " ششماہی ۳ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۶ پنس
" " ششماہی ۴ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعہ

لاہوری وفد امرتسر میں

امرتسری نزاع مابین خاکسار و خاندان غزنویہ بہت دیر کی ہے احباب اہلحدیث اس کے متعلق مختلف رائے رکھتے ہیں۔ بعض تو حضرات غزنویہ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ بعض خاکسار کو۔ بعض بلکہ اکثر اس نزاع کو کسی شرعی مسئلہ کی بنا پر نہیں جانتے بلکہ محض نفسانیت پر مبنی سمجھتے ہیں اسلئے اس کو ناقابل علاج جانکر درپے علاج نہیں ہوتے۔ بعض احباب ان سے مختلف رائے ہیں اون کا اصول وہی ہے جو عام اخلاقی اصول ہے ؎

کسی نے یہ بقراط سے جاکے پوچھا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہے کیا کیا؟
کہا دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا
کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اوس کو ہذیان سمجھیں

ان کے نزدیک کوئی مرض لاعلاج نہیں اس لئے وہ اس مرض (فساد) کا علاج کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ گو اس کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو مشہور مصرع ہے ؎

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

اسی پچھلی قسم کے لوگوں میں ہمارے لاہوری احباب ممبران انجمن اہلحدیث لاہور ہیں۔ جو بار بار ناکامی پر بھی امیر تیمور کی طرح کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ۲ ماہ حال کو ایک وفد لاہور سے دفتر اہلحدیث میں آیا جس کے ممبران مندرجہ ذیل تھے:۔

مولوی فضل الحق صاحب۔ مولوی محمد حسین صاحب کتب فروش۔ مولوی عبدالرحیم صاحب ولد مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم۔ منشی محمد وحید صاحب۔ حکیم غلام محمد صاحب۔ منشی فضل الدین صاحب گلٹ فروش۔ منشی مہتاب الدین صاحب۔

سلسلہ گفتگو شروع ہوا جس نے کہا سابقہ مصالحت کے بعد لڑائی کیوں ہوئی اس کی تحقیق مقدم ہے جس کی طرف سے بعد مصالحت عہد شکنی یا بگاڑ ہوا ہو اوس سے تدارک کرایا جائے۔

وفد نے کہا ہم اس کام کو نہیں آئے۔ آپ کوئی احسن صورت بتلایئے کہ یہ نزاع رفع ہو جائے۔ میں نے کہا احسن صورت صرف یہی ہے کہ ہر فریق اختلافی خیالات پر رکھکر امور متفقہ پر مصالحت کر کے مل بیٹھیں جب ملیں گے تو تبادلہ خیالات بھی خود بخود ہوتا رہیگا۔ یہی اصول آج ممالک متمدنہ میں جاری ہے کہ ملنے کے لئے کل امور میں ملاپ ضروری نہیں بلکہ مشترک امور میں اتحاد ہونا کافی ہے۔ اونہی مشترک خیالات کی وجہ سے اتفاق ہوا کرتا ہے۔ اگر یہ اصول مسلم نہ ہو تو دنیا میں کہیں اتفاق اور ملاپ کا وجود نظر نہ آئے۔ یہی معنے ہیں اس آیت قرآنی کے۔

قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا

AsliAhleSunnet.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ یعنے اے کتاب والو آؤ تم ہم ایک ایسی بات پر جمع ہو جاویں جو ہم میں اور تم میں برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اوسکا شریک نہ بناویں اور نہ بعض ہم میں کا بعض کو اللہ کے سوا رب بناوے۔

یہ آیت ہم کو امور اتفاقیہ میں سمجھانے کی ہدایت کرتی ہے کہ اتفاق کے لئے کل امور اعتقادی اور تعبدی میں ہم خیال ہونا ضروری ہو نہیں تو دنیا میں کوئی دو آدمی بھی ایک جگہ متفق نظر نہ آویں۔ نہ حنفی شافعیوں سے ملیں نہ مالکی حنبلی سے نہ چاروں اہلحدیث سے۔ اس لئے یہ صورت سب صورتوں سے احسن ہے کہ بلحاظ امور مشترکہ ملجاویں اور بلحاظ امور خلافیہ الگ رہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

وفد نے اس صورت کے علاوہ اور کوئی صورت بھی دریافت کی تو میں نے عرض کیا کہ دوم درجہ یہ ہے جس کی میں اون کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ مشترک جلسہ میں بھی اون خلافی امور کے متعلق تقریر کے حاضرین پر اپنا اثر ڈال کر ہدایت پہونچا دیں جن میں میرا اون کا اختلاف ہے۔ مگر ایسی طرح تقریر ہو کہ تفرقہ معلوم ہو۔ ایسا کرنے پر میں ہرگز اون کی تردید اور اپنی تائید میں نہ بولونگا۔

وفد نے پوچھا اور بھی کوئی صورت ہے؟ میں نے کہا تیسرے درجہ پر ایک اور صورت ہے جو گو میں تیسرے درجہ پر کہتا ہوں مگر ایک معنے سے اول ہے۔ وہ یہ ہے کہ جن جن آیات کی تفسیر میں اون کا اختلاف ہے اون آیات کی بخیال خود صحیح تفسیر عربی میں لکھکر ایک رسالہ کی صورت میں چھاپکر مجھے دیدیں۔ میں ایک چٹھی بدیں مضمون چھپوا کر خریداران تفسیر عربی کے پاس بھیجدونگا کہ میری عربی تفسیر میں میرے بعض دوستوں نے ان مقامات پر اعتراضات کرکے صحیح تفسیر لکھی ہے آپ اس کو تفسیر مذکور کا ضمیمہ بناکر جلد میں لگوالیں۔

• • •

وفد نے کہا کہ آپ اون کی پیش کردہ اغلاط کو تسلیم کریں۔ کیا یہ ممکن نہیں؟ میں نے کہا یہ ممکن نہیں کیونکہ ایسا کرنا دیانت اور صداقت کے برخلاف ہے۔ اس لئے کہ میرا ضمیر تو اون کو غلط مانتا نہیں اور میں لکھدوں کہ مانتا ہوں تو صریح جھوٹ ہے۔ دوم میں یہاں اون کو بلکر لاہور یا دہلی کے مناظرہ میں اپنے فہمیدہ مسائل کا اظہار کروں تو مجھپر عہد شکنی کا الزام لگا کر بدنام کیا جاوے میں اس کو دیانت اور صداقت دونوں کے برخلاف جانتا ہوں۔ غرض ایسی کی باتیں عرصہ تک ہوا کر وفد فریق ثانی (مولوی عبدالجبار صاحب) کی خدمت میں گیا۔ اونہوں نے ان میں سے کسی صورت کو منظور نہ کیا۔ بجز اس کے کہ میں اپنی اون غلطیوں سے جن کو حضرات غزنویہ غلط جانتے ہیں لکھے لفظوں میں **توبہ کرکے رجوع** کا اعلان کروں جس کو میں ناممکن کہچکا ہوں۔ ان اگر اون خیالات میں مجھکو متفق کرنا ہے تو بموجودگی تین علماء کرام منصفین کے میرے ساتھ گفتگو کریں۔ بعد گفتگو جس جس بات میں منصف صاحبان مجھے رجوع کرنے کا حکم دینگے میں رجوع کرونگا۔

ناظرین خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ جس دل میں اسلام کا ذرہ بھی درد ہے کیا وہ اس طرح کی ضد اور ہٹ کر سکتا ہے کہ جبتک میرے جملہ خیالات کو صحیح نہ مانوگے مصالحت نہیں ہوگی۔ کیا۔ سلف صالحین میں یہی طریقہ جاری تھا۔

لطیفہ۔ چند سال ہوئے مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری بانی مسجد غزنویہ کی استدعا پر جمعہ مسجد غزنویہ میں پڑھاتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف کا مذہب ہے کہ خطبے میں وعظ کرنا سنت بلکہ فرض ہے جس خطبے میں وعظ نہیں وہ خطبہ ہی نہیں اور خطبہ نہیں تو جمعہ بھی نہیں۔ حضرات غزنویہ خطبے میں وعظ کرنا بدعت جانتے تھے۔ اس لئے ان حضرات کو مولوی صاحب سے خلاف پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ حضرات غزنویہ نے مولوی صاحب موصوف کو بدعتی قرار دیکر اون کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنی چھوڑدی۔ چونکہ خلاف عظیم تھا۔ آپ لوگ اس تاک میں رہے کہ جس طرح ہو سکے مولوی صاحب کو امامت جمعہ سے معزول کرادیں۔ اتنے میں مرزا صاحب قادیانی کا شور غپاڑہ اوٹھا تو حضرات غزنویہ نے اوس کو کافر کہنا شروع کیا مگر مولوی صاحب موصوف اپنی تحقیق میں ابھی اوس کو کفر تک نہ پہونچا ہو نہ جانتے تھے (یہ شروع شروع کا ذکر ہے) بلکہ بدعتی اور گمراہ کہتے تھے۔ حضرات غزنویہ نے بانی مسجد کو کافر کرا اعلان کرادیا کہ مولوی احمد اللہ صاحب کو معزول کرکے اون کی جگہ مولوی عبدالجبار صاحب کو امام جمعہ مقرر کیا گیا ہے چنانچہ مولوی احمد اللہ صاحب الگ کئے گئے۔

مجھے اس واقعہ کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ ترجمہ خطبہ کی وجہ سے جن حضرات میں اختلاف پیدا ہو کر مخالفت تک نوبت پہونچی اور مخالفت سے شقاق و نفاق ایسا پیدا ہوا کہ ایک نے دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑدی مسجد سے الگ کرایا۔ بدعتی اور گمراہ کا فتوے لگوایا۔ آج اونہی دونوں بزرگوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ خوب مصالحت سے گذرتی ہے ایکدوسرے کے ساتھ ملتا ہے ہمدردی ہے سلوک ہے تو کیا۔ اس انقلاب حالت کی وجہ یہ ہے کہ مولوی احمد اللہ صاحب نے خطبے میں وعظ کرنا چھوڑدیا یا مولوی عبدالجبار صاحب نے کرنا شروع کردیا نہیں۔ کچھ بھی نہیں نہ فاعل نے ترک کیا نہ منکر نے عمل کیا بلکہ زمانہ کے اثر سے فریقین خود بخود شناختہ ہو کر سمجھ گئے کہ اس معمولی مسئلہ پر دو فریق بننا ٹھیک نہیں۔ اسکا اثر یہاں تک ہی نہیں ہوا کہ مولوی احمد اللہ صاحب کے ساتھ طویل جنگ کے بعد موافقت ہوگئی بلکہ یہ بھی ہوا کہ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کے بھائی مولوی عبدالواحد صاحب لاہور مسجد چینیاں میں وہی فعل (ترجمہ خطبہ) کرتے ہیں جسپر مولوی احمد اللہ صاحب کے ساتھ اسقدر تباغض پیدا ہوا تھا کہ الامان والحفیظ حکام تک نوبت پہونچی تھی۔ نماز کے اوقات میں پولیس اور کپتان صاحب آئے تھے مگر بھائی کے ساتھ وہ بات نہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اوس رنج اور بغض کی وجہ اگر محض وہی اختلاف تھا تو اب کیوں نہیں اور اگر کچھ اور تھا تو وہ بجز نفسانیت کے کیا تھا۔

اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ مدت تک تباغض رہا مسئلہ زیر نزاع یہ تھا کہ خدا کی صفات قرب و معیت مخلوق کے ساتھ حقیقی رکھتی ہیں یا مجازی۔ مولوی صاحب بٹالوی حقیقی کے

AsliAhleSunnet.com

قائل تھے اور غزنوی صاحب مجازی کے - کچھ مدت تک رسالہ بازی ہوئی - یہاں تک کہ غزنوی صاحب نے اپنی تحریر میں مولوی صاحب بٹالوی کی نسبت سوء آہ کھینچکر یہ لکھا ہے

فلیبک علی الاسلام من کان باکیا

یعنے جو شخص رونا چاہتا ہے وہ مولوی صاحب بٹالوی کی حالت دیکھکر اسلام کی حالت زار پر روئے کہ اسلام کے علماء ایسے لوگ ہیں - یہ جنگ بھی روم روس کی جنگ کی طرح مدت دراز تک جاری رہکر ختم ہوئی - اب ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں فریق اپنے اپنے خیالات پر ہیں مگر مشترک کاموں میں ملتے ہیں - کم از کم میری مخالفت اور عداوت میں تو دونوں بلکہ تینوں مثلث مساوی الاضلاع ہیں - اس سے بھی وہی اصول مستنبط ہوتا ہے اتفاق اور مصالحت کے لئے جمیع امور میں ہم خیال ہونا ضروری نہیں بلکہ امور مشترک میں ہم خیال ہونا کافی ہے - ہم نہیں جانتے کوئی شخص جس کے سینے میں دل اور دل میں قومی درد ہے وہ ہماری پیش کردہ صورت میں کس طرح خلاف کر سکتا ہے -

ہمارے حضرات اور اون کے مخلصین ایسی مصالحت پر کہا کرتے ہیں کہ یہ مداہنت ہے جو شریعت میں ممنوع بلکہ حرام ہے - مگر ایسے حضرات کو واضح رہے کہ مداہنت بے شک ممنوع ہے لیکن ترک مراء مستحسن اور مامور ہے ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے - مداہنت آپ سے ہم نہیں کرواتے البتہ ترک مراء کی بابت عرض کرتے ہیں -

مداہنت اظہار حق سے زبان بند کرنے کو کہتے ہیں آپ صاحبان کو ہم یہ نہیں کہتے کہ جن امور میں آپ کو ہم سے خلاف ہے اون میں زبان بند کریں - حاشا وکلا ہرگز نہیں بلکہ آپ کو اجازت ہے کہ ان امور کی نسبت اپنا خیال بدستور ظاہر کریں بلکہ ہمارے سامنے بھی کوئی شخص آپ سے پوچھے یا موقع بیان ہو تو بے شک کریں کیا ایسی صورت میں بھی مداہنت ہوگی -

ترک مراء یہ ہے کہ نزاع کو فضول طوالت دینا اس سے شرع شریف نے منع فرمایا ہے - پس آپ حضرات مداہنت نہ کریں جو حرام ہے بلکہ ترک مراء کریں جو مستحسن ہے بس ہے

من نگویم کہ ایں مکن آن کن
مصلحت بین وکار آسان کن

معذرت - ہم نے یہ واقعات اس لئے صحیح کئے ہیں کہ آئندہ کو بھی کوئی صاحب یا کوئی جماعت بغرض مصالحت کرانے کے آئے تو ان واقعات کی بناپر کوئی صحیح رائے قائم کرکے آئے - ورنہ ناکامی یقینا

آجتک جو باوجود کوششوں کے مصالحت نہیں ہوئی یا ہوئی تو دیرپا نہیں رہی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص یا جماعت مصالحت کرانے آئی اونہوں نے قبل از مداخلت واقعات صحیحہ کا علم حاصل کرکے بجائے خود کوئی صحیح رائے اپنے ذہن میں قائم کرکے نہیں آئے - میری مراد یہ ہے کہ آئندہ کو جو لوگ بغرض تحصیل ثواب اور بحکم خداوندی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ اس نزاع کے تصفیہ کے لئے آویں - وہ پہلے سب واقعات کو یکجا کرکے بجائے خود کوئی معقول صورت مصالحت عقلاً وشرعاً ذہن میں فیصلہ کرکے آویں پھر اوسی پر فریقین کو مائل کریں تو مصالحت ممکن ہے ورنہ اس طرح کہ معتقدانہ آئے اور مریدانہ باتیں کرکے جواب سنے اور چلتے بنے بے سود اور لاحاصل ہے ان معنے سے یہ مرض لاعلاج ہے جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہیں کہ سے

قیامت پر بھی رہنے دوگے کوئی فیصلہ باقی؟

آریہ سماج کا دوسرا دور

آجتک تو عام شکایت تھی کہ آریہ سماجی دیگر مذاہب خصوصا اسلام کے برخلاف جو نکتہ چینی کرتے ہیں وہ تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ سے کرتے ہیں - ان کا لہجہ نہایت ہی دل آزار ہوتا ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ آریہ سماج کے گرو سوامی دیانند نے ابتدا میں اسی لہجہ کی بنیاد رکھی تھی مگر زمانہ سب سے اول معلم ہے مسلمانوں کی کوششوں اور کچھ زمانہ کے انقلاب نے آریہ سماج میں عجیب انقلاب پیدا کیا جسکو ابھی نئے دور کا شروع کہنا چاہیئے -

وہی آریہ سماج کے جلسے جن میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے دشمنوں پر بڑی سختی سے حملے ہوتے تھے وہی آریہ سماجیں ہیں کہ اون میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان والاشان میں کھلے الفاظ میں کہا جاتا ہے کہ حضرت محمد صاحب دنیا کے ایک بڑے مصلح بروقت تشریف لائے تھے وہ سچے نبی تھے اونہوں نے عرب جیسی بگڑی ہوئی قوم کو درست کیا اونہوں نے بت پرستوں مشرکوں اور خدا کے منکروں کو توحید اور عبادت سکھائی اونہوں نے تمام دنیا کو تبلایا کہ لا الٰہ الا اللہ یعنے حقیقی معبود ایک اللہ ہے یہ مجمل بیان ہے اون تقریروں کا جو اس دفعہ اخیر مئی میں بٹالہ اور دہلی کے آریہ جلسوں میں لالہ منشی رام جی اور اون کے بڑے صاحبزادے نے کی ہیں - گو یہ تقریریں ابھی عام آریہ لیکچروں کی نہیں مگر اس میں شک نہیں کہ نیا دور شروع ہوگیا ہے -

ممکن ہے مہاشہ دھرم پال اس انقلاب کی وجہ میں اپنے آپکو پیش کریں جس کی تصدیق کے لئے سردست ہم تیار نہیں - ہاں اس میں شک نہیں کہ یہ دور ایک عجیب مصالحت کا دور ہوگا - یہ دور ہندوستان میں امن وآسائش کا ہوگا - یہ دور دونوں قوموں کے ملنے اور ملکر آپس میں گہرا تعلق پیدا ہونے کا ہوگا - اس کا اصل سبب کچھ بھی ہو ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں سے

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

مثلث مساوی الاضلاع

اہل دہلی خبردار!

اس مثلث سے مراد ہماری ہندسانہ مثلث نہیں بلکہ ایک مقدس مثلث مراد ہے جس کے تینوں اضلاع پاک تعلیم الہام سے پیدا ہوئے - ایک زاویہ اس کا دہلی میں ہے تو دوسرا قادیان میں تیسرا لاہور میں - ہم اس مقدس مثلث کو ہندسانہ مثلث کی شکل میں

AsliAhleSunnet.com

دکھاتے ہیں۔

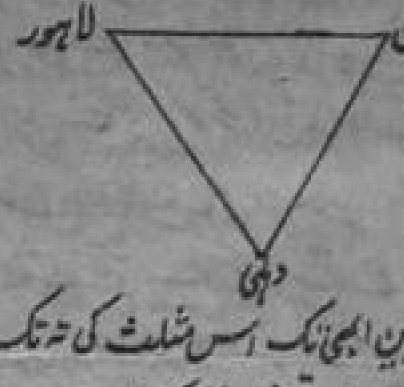

ناظرین ابھی تک اس مثلث کی تہ تک شائد نہ پہنچے ہوں اسلئے ذرہ تشریح کی حاجت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کے بعد دہلی میں جناب مرزا حیرت صاحب مشہور ایڈیٹر کرزن گزٹ کو الہام کا دعوےٰ ہوا۔

قادیان میں مرزا صاحب کے بیٹے مرزا محمود کو۔ سب سے لطیف یہ کہ آریہ سماج کے جوشیلے رکن مہاشہ دہرمپال نو آریہ کو بھی الہام ہونے شروع ہو گئے ہیں اس لئے اس مثلث کی شکل یہ ہونی چاہئے

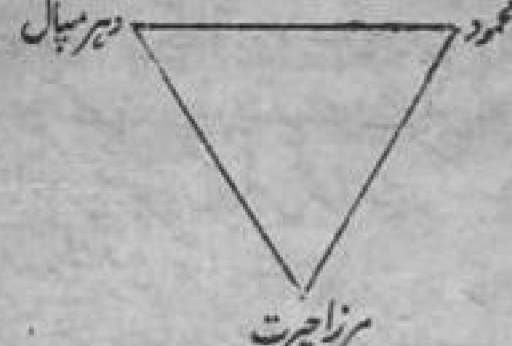

مناسب ہے کہ ان تینوں الہامیوں کے الہامات کا تھوڑا سا نمونہ دکھا دیں۔

مہاشہ دہرمپال کو خطاب الٰہی

مہاشہ مذکور نے اپنے وہ الہامات جو ان سے ۱۴ مئی کو ہوئے ۱۷ مئی کے اخبار اندر میں "خطاب الٰہی" کے عنوان سے یوں لکھے ہیں۔

(۱) تو نے شیطان کو پچھاڑا اور میرے نام کی تقدیس کی۔ پس میں نے تجھکو پسند کیا۔

(۲) میں نے تجھکو سیف القلم بنایا۔ اور تیرے قلم کو برکت دی۔

(۳) تو مجدد الدین ہے تو غازی ہے "تو دہرمپال ہے۔

(۴) تو نے مردوں میں سے مجھ بندہ کو پسند کیا اس لئے کہ زندگی کا سر چشمہ میں ہوں۔

قبل ازیں مہاشہ جی نے ایک آریہ سماج بھی لاہور میں قائم کر رکھی ہے جس کے سکرٹری آپ خود ہی بنے ہوئے ہیں

سافر آگرہ مسلمانوں کو طعنہ دیتا ہے کہ دہرم پال نبی بنکر اب مسلمانوں کو لوٹنے لگا ہے۔ لیکن مسافر کی یہ غلطی ہے۔ مسلمانوں کا تو پہلے سے یہ عقیدہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی شخص (بفحوائے آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور بحکم حدیث لا نبی بعدی) نبی اور رسول نہیں ہو سکتا۔ پھر مسلمان مسلمان رہکر دہرم پال کی نبوت کو کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں۔

مرزا حیرت کا ربانی حلقہ

اب سنئے مرزا حیرت صاحب کا قابل حیرت واقع آپنے ۱۷ مئی کے کرزن گزٹ میں ایک مضمون بعنوان "ہمارا ربانی حلقہ" لکھکر عام مسلمانوں کو اس حلقہ میں شمولیت کی دعوت دی اور ایسے اشخاص کے لئے جو ان کے حلقہ میں داخل ہونا چاہیں چند شرائط مقرر کیں۔ مضمون مذکور کے آخر میں لکھا کہ :-

"دیکھو خدا کی بھی مرضی ہے کہ تم اس ربانی حلقہ میں شریک ہو۔ اس میں ہرگز پس وپیش نہ کرو جو کچھ کھو چکے کھو چکے عمر جتنی برباد ہو چکی تھی ہو چکی۔ غنیمت سمجھو کہ خدا کے حکم سے خدا کی راہ کا ایک فقیر تمہیں پکار رہا ہے اور جسے **خدا کی طرف سے فقیر حلقہ کا خطاب ملا ہے**۔ آؤ آؤ میرے بھائیو! آؤ بلا تامل آؤ شوق سے آؤ اور جلدی اس ربانی حلقہ میں شریک ہو لِلّٰہ وقت کو ہاتھ سے نہ دو اور غنیمت سمجھو تمہیں کیا معلوم کہ **بارگاہ صمدی سے تمہارے لئے آئندہ لحہ کیا حکم نافذ ہو**۔"

الہام کی ابتدا تو مندرجہ بالا عبارت میں مرزا حیرت دہلوی کو ہو چکی ہے۔ لیکن آخری جلی الفاظ صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ آئندہ کو کھل کر الہام ہوں گے اس حلقہ کو لبیک کہنے والے لوگوں کے نام اور تائیدی مضمون ۲۳ مئی کے کرزن میں چھپے ہیں تعجب ہے کہ ان میں سب سے پہلا نام مولوی حشمت العلی صاحب دہلوی کا ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں میں فرقہ بندیوں

اور حنفی ۔ شافعی ۔ اہلحدیث وغیرہ نام رکھنے کو نہایت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ ابتک بارشاد وَهُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ اپنے اور سب مسلمانوں کے لئے مسلمان نام کہلانا پسند بلکہ ضروری خیال کرتے تھے۔ پھر نہیں معلوم آپ نے کس آیت قرآنی سے اپنے لئے فقیر حلقہ ربانی نام اخذ کیا ہے۔ اور قرآن مجید نے مرزا حیرت کی ساختہ چاروں شرائط کی پابندی کا حکم کہاں دیا ہے اور قرآن مجید کا حکم کس جگہ ہے کہ دن رات قرآن مجید کو پاس رکھو۔

قادیان کی "قدرت ثانیہ"

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کے بیٹے مرزا محمود کو بھی اب سے الہام ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۲۴/۱۷ مئی کے اخبار الحکم میں ایکا وہ الہام شائع ہوا ہے۔ وہ الہام عربی الفاظ میں ہے جو لکھنؤ۔ کانپور وغیرہ مقامات کے سفر میں آپ کو ہوا۔ چنانچہ الحکم لکھتا ہے :-

"حضرت صاحبزادہ صاحب نے آتے ہی بیان کیا کہ مجھے راستہ میں الہام ہوا ہے۔

"انک تهدی من احببت"

اہلحدیث - یہ الہام بھی عجیب قسم کا ہے مرزا صاحب آنجہانی کے الہامات بھی اسی قسم کے ہوا کرتے تھے لیکن یہ ان سے بھی بڑھ چڑھکر ہے۔

آنجہانی کا قاعدہ تھا کہ اکثر اوقات قرآن مجید کی آیات ہی لکھکر کہہ دیتے کہ یہ مجھے الہام ہوئے ہیں۔

قرآن مجید میں ایک آیت ہے اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی! تیرے بس میں نہیں کہ جسے تو چاہے اوسے ہدایت کر دے لیکن خدا جسے چاہے ہدایت کر سکتا ہے۔

لیکن مرزا محمود احمد کا الہام اس کے الٹ ہے کیونکہ اس کا ترجمہ ہے اے محمود! تو جسے چاہے ہدایت کر سکتا ہے۔ گویا جس بات کا اختیار سرور انبیاء پیغمبر عربی فداہ ابی وامی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کو بھی نہیں دیا گیا وہ قدرت مرزا کے صاحبزادہ کو حاصل ہو گئی۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں صاحبزادہ صاحب کی الہامی مشین مرزا صاحب کے الہامات سے بھی بڑھ چڑھکر الہام

صحیفۂ محبوبیہ ـ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی مفصل تردید ہے ـ مینیجر

AsliAhleSunnet.com

دہانی ہے۔

پھر تو ہے نمونہ ان کے الہامات کا۔ حیرتی حلقہ ربانی کا پروگرام ایسا دلفریب ہے کہ سب سے پہلے ہمارے مکرم دوست مولوی حشمت العلی صاحب مقیم دہلی جو مسلمان کے سوا کوئی نام (حنفی شافعی اہلحدیث وغیرہ) بھی اپنے لئے پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ان ناموں کو موجب تفرقہ و فساد جانتے تھے وہی اس حلقہ کے سب سے پہلے ممبر بنے ہیں۔ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں۔ چنانچہ اس کا عمل بھی مولوی صاحب موصوف نے شروع کر دیا ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کے برخلاف آپنے ایک اشتہار دیا ہے اوس میں دو جگہ اپنا نام فقیر حلقہ ربانی لکھا ہے۔ ممکن ہے مولوی صاحب کی سابقہ رائے بدل گئی ہو جو ہر عالم کے حق میں جائز الوقوع ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ گو مولوی صاحب شوق سے ممبر بنگئے ہیں مگر عنقریب وہ اس حلقہ سے باہر ہو کر صاحب حلقہ کو مخاطب کر کے کہینگے ؎

ساحری کردہ و چشم تو وگرنہ زیں پیش
بود ہوشیار تر از تو دل دیوانۂ ما

اس مقدس خلوت میں مہاشہ دہرمپال کا خلیع آجکل تیز چل رہا ہے۔ ہر ہفتہ آپکے الہام شائع ہوتے ہیں۔ اس ہفتہ اندر مورخہ (۳۱ مئی) میں آپنے ایک الہام شائع کیا ہے جو آریہ سماج میں بالکل نیا سین (نقشہ) ہے جس کے سننے کے لئے آجتک کان آشنا نہیں مگر یہ عدم آشنائی اون کی محض ایک رسمی ہے ورنہ اون کے موجودہ اعتقاد کی شہادت ویدوں میں نہیں ملیگی۔

مہاشہ موصوف کو ۲۴ مئی کو الہام ہوا ہے جو اونے ۳۱ مئی کے اندر میں لکھا ہے کہ:۔

"اے محمود دہرمپال! تو دیانند سے افضل ہے کیونکہ تو دانٹ کو چھوڑ کر منبع کی طرف آرہا ہے"

پھر یہ الہام بھی لکھا ہے کہ:۔

"میں نے تجھکو اس قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے جس نے میری قدرت سے انکار کیا"

دیکھئے آریہ سماج کا یہ نیا چاند کیا کچھ روشنی دیتا ہے

؎ ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے۔

(نائب اڈیٹر)

ہندوستان کے چھ آدمی

ہمعصر پرکاش (آریہ اخبار لاہور) نے یہ سوال اوٹھایا ہے کہ ہندوستان میں چھ آدمی بڑے کون ہیں جن کا اثر ہے اور کچھ کام بھی کرتے ہیں اہلحدیث عرصہ تک اس فکر میں رہا کہ اس سوال کا جواب کیا دیا جائے۔ ہر ایک صاحب نے اپنے اپنے خیال میں ان چھ آدمیوں کے بتلانے کی کوشش کی یہاں تک کہ ایک صاحب نے بجنی دلبر سے کلکتہ کی گوہر جان (طوائف) کو بھی ان چھ بڑے آدمیوں میں شمار کیا اس لئے ہمیں اور بھی پریشانی ہوئی۔ اہلحدیث چونکہ مذہبی اخبار ہے اس کی نگاہ مذہبی حیثیت پر ہے۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ اس کی نگاہ میں کوئی بڑا آدمی آسکتا ہے تو وہی ہے جس کے ذریعہ سے مذہبی خدمات ظہور پذیر ہوئی ہوں۔ پھر اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو وہ خدمات جو اہلحدیث کی نگاہ میں بھی قابل تحسین ہوں دوم وہ خدمات جو اہلحدیث کی نگاہ میں قابل تحسین نہ ہوں۔ صورت ثانی میں مرزا صاحب قادیانی کے خلیفہ حکیم نور الدین صاحب اور لالہ منشی رام جی آریہ لیڈر بھی شامل ہیں۔ صورت اولے میں نہیں ہو سکتی چونکہ یہ سب دقتیں ہیں جو ابھی تک مرتفع نہیں ہوئیں اسلئے اہلحدیث اس بارے میں رائے نہیں دے سکتا اور افسوس کرتا ہے کہ نہیں دے سکتا۔

واعظوں کی طلبی
اہلحدیث کانفرنس کی ترغیب

اس تھوڑے سے زمانہ میں اہلحدیث کانفرنس جو کام کر سکی خدا کا شکر ہے کہ اس کے معقول نتیجے پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ اس چند روز کے تجربہ نے تبلا دیا ہے کہ ہندوستان میں کس قدر زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی اور توحید و سنت کی نہایت جوش اور دلی سرگرمی کے ساتھ اشاعت کیجائے شہروں کی آبادی چھوڑ کر دیکھا جائے۔ سارا ہندوستان اسلام کے لحاظ سے بالکل ظلمت کدہ ہے قصبات اور دیہات میں مسلمانوں کی کروڑوں کی تعداد ہے اور اون کروڑوں میں چند لاکھ بھی بمشکل کلمہ طیبہ سے واقف ہیں۔ واعظوں نے کانفرنس کی طرف سے دورہ کر کے جو رپورٹیں بھیجی ہیں وہ عبرتناک ہیں۔ اور ایک درد دل میں پیدا کرتی ہیں۔ اسلام کس قدر خطرہ میں ہے اور ہم اس خطرہ سے کس قدر بے پروا ہیں۔ رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات میں مخالفین خفیہ اور علانیہ طور سے ایسے برائے نام مسلمانوں پر اثر ڈال رہے ہیں۔

علاقہ کانپور میں ہمارے واعظ نے اطلاع دی ہے کہ جس قدر مسلمان یہاں تھے وہ محض دین سے بے خبر تھے۔ صرف ختنہ اور مردہ دفن کرنے کا دستور ان میں جاری تھا۔ آریہ آگئے اور انہوں نے اون لوگوں کو بالکل اسلام سے برگشتہ کر دیا اور یہ لوگ اسلام سے بالکل مرتد ہو گئے۔ کیا یہ رونے کا مقام نہیں ہے۔ اس طرح مسلمان مرتد ہوتے جاتے ہیں اور ہم خاموشی سے یہ تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ اب کانفرنس کو روپیہ کی اور کام کرنے والوں کی ضرورت ہے واعظوں کی جا بجا سے مانگ ہے۔ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کانفرنس اتنے واعظ نہیں رکھ سکتی جو وہاں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی ہوں اس لئے اہلحدیث حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اہلحدیث کانفرنس کا سرمایہ جس قدر جلد ہو سکے پورا کر دیں۔ کم از کم دو ہزار روپیہ ماہوار جس کی ضرورت ہے کانفرنس کے لئے مہیا کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اگر اہلحدیث بھائی اپنی اپنی حیثیت کے موافق چندہ ماہوار برائے کانفرنس اپنے پر لازمی کریں۔ زیادہ ترغیب کی میں ضرورت نہیں سمجھتا ہوں کہ اہلحدیث بھائیوں کو ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اسلام اس وقت ہندوستان میں خطرہ میں ہے۔ اور توحید و سنت سے محض لوگ ناواقف ہیں اور شرک بت پرستی۔ قبر پرستی تعزیہ پرستی۔ پیر پرستی کی ظلمت تمام ملک پر چھائی ہوئی ہے اور اس خطرہ کی حفاظت کے لئے کانفرنس

AsliAhleSunnet.com

اہلحدیث کا کام کس درجہ قابل قدر ہے۔ امید ہے کہ ہر اہلحدیث اس کانفرنس کے لئے جس قدر بھی ہو سکے خواہ روپیہ خواہ آنہ خواہ پیسہ چندہ دینا اپنے پر لازمی کریگا۔ فقط

سید عبدالسلام اسسٹنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی و مالک مطبع فاروقی۔

ہمارا مذہبی تعلیمی نصاب قرآن مجید سے خالی ہے

سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اُٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ دل سے اسے ایک معمولی اور بہت معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں جنھیں ہم علماء کہتے ہیں یقیناً ساری عمر میں اُنہوں نے ایک دفعہ بھی قرآن نہیں پڑھا۔ جب درس میں ایک کتاب ہی نہ ہوگی تو وہ پڑھی کیوں جائیگی طلباء فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ دستار بندی ہوتی ہے جلسے ہوتے ہیں خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ علماء کے بیش قیمت جبتوں سے مزین ہوتے ہیں۔ مگر قرآن مجید کا ذکر تک اس تمام شور و شر اور دھوم دھام میں نہیں آتا۔ منطق۔ فلسفہ۔ حکمت۔ فقہ۔ حدیث سب میں سند حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر قرآن مجید نہ آجتک کسی نے پڑھا نہ اس میں سند حاصل کی۔ ناسمجھی کے زمانہ میں ناظرہ قرآن پڑھا تھا پھر اس کے بعد کھول کے نہیں دیکھا کہ اس میں کیا لکھا گیا ہے۔

نئی روشنی یا جدید تعلیم یافتہ جماعت کو کیا خاک رویا جائے وہ لوگ جو علماء بنے ہوئے ہیں قرآن مجید کو کھول کے نہیں دیکھتے۔ کسی تعلیم گاہ اور کسی مکتب یا مدرسہ میں قرآن مجید کی تعلیم نہیں ہوتی۔ آپ کسی بڑے سے بڑے دینی مدرسہ میں چلے جائیے وہاں آپ دیکھیں گے کہ قرآن خوانی صرف بچوں کے لئے محدود کردی ہے باقی بڑی جماعتوں میں اس کا نام آنا باعث توہین سمجھا جاتا ہے۔

منطق کی کل کتابیں پڑھ لیتے ہیں۔ ناپاک اور بیہودہ فلسفہ کی تعلیم میں اپنا عزیز وقت برباد کرتے ہیں پھر فقہ حدیث میں بہت کچھ محنت کرتے ہیں مگر ساری عمر ان طلباء سے دریافت کیا جائے کہ ایک بار بھی قرآن مجید کھول کے دیکھتے ہیں، جواب یہی دیا جاتا ہے کہ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ جب قرآن ہی نہیں پڑھا تو پھر اور تعلیم بیکار ہے۔

لوگوں کو دھوکا دینے یا یقین دلانے کے لئے کہ ہم مسلمان ہیں تیمناً اور تبرکاً قرآن مجید وہ بھی بعض مساجد میں بطور وعظ کے پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً فجر کی نماز پڑھ کے لوگ بیٹھ جاتے ہیں۔ مولوی صاحب بھی موجود ہوتے ہیں۔ ایک شخص قاری قرار پاتا ہے وہ پڑھتا جاتا ہے معنے کرتا جاتا ہے اور مولوی صاحب مطلب سمجھاتے جاتے ہیں مگر اتنا سننے کے بھی ہمارے دینی مدارس کے طلبہ روادار نہیں ہیں۔ جو لوگ یہاں شریک ہوتے ہیں وہ دینی طلبہ کی نظروں میں دنیا کے کتے اور جانور ہیں آپ ایسے کسی شخص کو جو صدرہ شمس بازغہ کی تعلیم پاتا ہو کبھی اس محفل میں نہ دیکھیں گے۔

اتنا بڑا ہندوستان اس کی اتنی بڑی آبادی اور مسلمانوں کے مذہبی مدارس بے شمار مگر قرآن خوانی کا کوئی مدرسہ نہیں نہ اس کی باقاعدہ تعلیم ہوتی ہے نہ امتحان ہوتا ہے نہ کسی مدرسہ سے اس کی سند ملتی ہے۔ کچھ بھی نہیں چھوٹی جماعتوں میں یہ معصوم بچوں کو ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور بس بڑی جماعتوں میں اس کا داخلہ یکلخت بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کریما۔ مقیما کی طرح ایک معمولی کتاب بچوں کے پڑھنے کی سمجھی جاتی ہے اسی لئے اعلےٰ تعلیمی نصابوں میں قرآن مجید کا نام نہیں دکھائی دیتا۔ یہ بدقسمتی صرف مسلمانوں ہی میں پائی جاتی ہے۔ دوسری قومیں اس آفت میں مبتلا نہیں ہیں۔ اناجیل مروجہ کی تعلیم کے لئے انگلستان اور ہندوستان میں بڑے بڑے کالج کھلے ہوئے ہیں جہاں درجے مقرر ہیں بڑا پادری وہ بنایا جاتا ہے جو اناجیل کا اعلےٰ درجہ کا امتحان پاس کر لے۔ یہاں ہمارے ہاں بڑا مولوی وہ بنایا جاتا ہے جو صرف و نحو کی کتابیں پڑھنے کے بعد فقہ منطق حدیث کی مقررہ کتابیں پڑھ لے اور فرضی امتحانوں میں پاس ہو جائے۔ بس اس کے سر پر دستار فضیلت بندھ جاتی ہے کوئی یہ نہیں دریافت کرتا کہ جب قرآن ہی تو نے نہ پڑھا اور نہ اس کا امتحان پاس نہیں کیا تو پھر مولوی کیونکر بن گیا۔ غرض ایک آفت ہے جو چاروں طرف چھا رہی ہے اور ایک مصیبت ہے جس نے اسلامی دنیا پر تاخت کر رکھی ہے یقیناً بلا شک اور لاریب قرآن مجید مطلقاً چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ صرف جزدانوں میں بند ہے یا طاقوں میں رکھا ہے یا پیچھے پھرتے ہیں اور بس کوئی درسگاہ ایسی نہیں ہے جہاں باقاعدہ قرآن مجید کی تعلیم دیجاتی ہو پھر بھلا بیچارے عام مسلمانوں کا کیا قصور ہے۔ جو طریق اپنے نام نہاد پیشواؤں کا دیکھتے ہیں اسی پر آنکھ بند کر کے ہو لیتے ہیں چونکہ ملایان زمانہ قرآن مجید کو اپنے نصاب سے خارج کر چکے ہیں لہذا نہ صرف دینی درسگاہیں اس ربانی کلام سے محروم ہیں بلکہ ملایان زمانہ کے وعظ قرآن مجید سے خالی ہوتے ہیں۔ مثنوی مولانا روم کا کوئی وعظ کہتا ہے کوئی قصے کہانیاں اپنے وعظ میں بیان کرتا ہے اگر کہیں قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھتے ہیں تو وہ ایسی روا روی سے کہ نہ خود مطلب سمجھتے ہیں نہ سامعین کو سمجھاتے ہیں۔ مطلب فقط یہ ہے کہ اسے اپنی تعلیم کا اپنے وعظوں کا اپنے مذہب کا کوئی بھاری رکن نہیں تسلیم کیا ہے۔ ہماری دینی اور دنیاوی نکبت کی بڑی وجہ یہی ہے۔ ہماری اخلاقی حالت بالکل خراب ہو گئی ہے۔ جو کچھ زمانہ نے ہماری گت بنائی ہے وہ آنکھوں سے دکھائی دے رہی ہے۔ دنیا کے کل عیب ہم میں موجود ہیں۔ دیکھنے والا یہ سوال کرتا ہے کہ دنیا کا وہ کونسا عیب ہے جو مسلمانوں میں نہیں ہے؟ ہم نے کتاب اللہ کو بالکل بھلا دیا۔ ہم اسے پڑھتے ضرور ہیں مگر ایسا پڑھنے سے اگر نہ پڑھیں تو ہزار درجہ بہتر ہے۔ ہماری مساجد میں رمضان کے دنوں میں قرآن مجید پڑھے جاتے ہیں اور خاص ہندوستان میں ایک ہی مہینہ میں لاکھوں قرآن مجید ختم ہو جاتے ہیں مگر نہ بدنصیب پڑھنے والا سمجھتا ہے نہ سننے والے وہ بھی اندھوں کی طرح پڑھتا ہے اور سننے والے بھی اندھے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اسلئے ہرگز نازل نہیں ہوا تھا کہ بے سمجھے بوجھے صرف اس کے الفاظ کی گردان کر جائے اور یہی مسلمان کی ایک علامت قرار دی جائے بلکہ قرآن مجید اس لئے آیا تھا کہ

AsliAhleSunnet.com

اور باطل کو باطل ثابت کر دے۔ آفتاب روشن ہے مگر ہم اپنی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے آفتاب آفتاب تو کہے جاتے ہیں مگر پٹی نہیں کھولتے کہ اسکی روشنی سے مستفید ہوں۔ خداوند تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب کی شان یہ بیان فرمائی ہے۔

وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ

خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا

وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ

اسی طرح بہت سی آیتیں ہیں جو قرآن مجید کی حقیقت کے اظہار میں اور قرآن مجید کی زبردست قوت کے بیان میں جابجا کلام خدا میں ملتی ہیں۔ قرآن مجید کی شان کتنی بڑی ہے اور اس زور سے حکم دیا جاتا ہے کہ بڑی مضبوطی سے اسے پکڑو یا بالفاظ دیگر استواری کے ساتھ اسے حاصل کرو کیونکہ یہ روشن نشانی ہے۔ اس میں حکمت ہی حکمت اور نصیحت وہدایت بھری ہوئی ہے۔ جس نے بدنصیبی سے اسکا انکار کر دیا یعنی اس کی حکمت سے فائدہ نہ اوٹھایا نہ کبھی فائدہ اوٹھانے کا خیال کیا اس کے فاسق ہونے میں کیا شک ہے خود کتاب الٰہی ان دردناک الفاظ میں ان بدنصیبوں کا ذکر کرتی ہے۔

نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

"جن لوگوں کو کتاب دیگئی تھی ان میں سے ایک فریق نے اس کتاب کو بھی پشت ڈالدیا اور ظالم نہیں سمجھے کہ کتاب الٰہی کا یوں پس پشت ڈالنا باعث ہلاکت ہے"

یہ اچھی طرح سمجھ لو اگر تم حقیقی مسلمان بننا چاہتے ہو اگر تم چاہتے ہو کہ ہلاکت سے نجات ملجائے اگر تمہاری یہ خواہش ہے کہ خداوند تعالےٰ کی برکتیں تم پر نازل ہونے لگیں تو للہ برائے خدا قرآن مجید سمجھ کے اور تدبر کرکے پڑھا کرو بس پھر تمہیں سب کچھ ملجائے گا"

(کرزن گزٹ)

اہلفقہ اور اہلفقہ کی جماعت اسکا جواب ضرور دیں

جو جو سوالات خاکسار نیچے کرتا ہے ان سوالات کے جوابات اہلفقہ اور اہلفقہ کی جماعت قرآن وحدیث سے دے۔ اگر قرآن واحادیث سے جوابات دے نہیں سکتے تو اہل فقہ اور اہلفقہ کی جماعت جماعت حنفیہ سے علٰحدہ ہوکر داخل جماعت اہلحدیث ہوجاویں۔

سوالات یہ ہیں:۔

سوال اول۔ امام اعظم رحمۃ اللہ کوفی کی تقلید کرنا قرآن وحدیث سے ثابت کریں۔ ہم کو عنایہ وقایہ ہدایہ قاضی خان وغیرہ کتب کی ثبوت درکار نہیں۔

سوال دوم۔ ان چار اماموں سے بڑھکر صحابہ رضی اللہ عنہم کا درجہ بزرگ ہے یا نہیں اگر ہے تو ان چار صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑکر ان چار اماموں کے ہی قول وفعل پر چلنے کی خصوصیت کیا ہے۔؟

سوال سوم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کو ایک ہی راہ یعنے نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی بتلائی یا جماعت حنفی کو الگ اور اہلحدیث جماعت کو الگ بتلائی۔ اس کا خلاصہ جواب دیں۔؟

سوال چہارم۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب تھا تو ثابت کیجئے آیات قرانی سے۔؟

سوال پنجم۔ محفل میلاد کا ثبوت صحیح احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیجئے؟

سوال ششم۔ حضرت پیران پیر کی بڑی گیارہویں کو ثابت کیجئے صحیح احادیث سے؟

سوال ہفتم۔ تراویح رمضان میں بیس رکعت کو صحیح احادیث سے ثابت کیجئے اس مقام میں ہم کو کسی کے اقوال وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال ہشتم۔ قیامت میں حنفی جماعت کے امام ساتھ رہینگے یا نہیں اگر ساتھ رہیں گے تو کیا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جماعت حنفی کی بارے میں کچھ عرض ومعروض کرینگے یا نہیں۔؟

سوال نہم۔ جماعت اہلحدیث کو آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں اگر سمجھتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کو مسجد سے روکتے ہیں؟

سوال دہم۔ بخاری ومسلم کی توہین ومذمت کرنا کونسی کتاب سے درست ہے اس کا بھی خلاصہ جواب دیں؟

راقم خادم العلماء۔ پی ایل یم محمد عبد العظیم منیجر دوا شفاخانہ پرلاکھمری ضلع گنجام۔

اسلام کی ترقی اور تنزل کے اسباب اور مذاہب مختلفہ

ہم اس عنوان سے متعدد مرتبہ اخبار ہذا کے ذریعہ سے یہ بحث کر چکے ہیں کہ اسلام میں مذاہب مختلفہ کی وجہ سے نفاق شقاق غرض ہر طرح کی خرابیاں واقع ہوئی ہیں جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان ادبار افلاس کے ہاتھ ہو چکے اور اسلام میں نقصان کا اندیشہ پیدا ہوا۔ گو مسلمانوں کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ دین محمدی صلعم اور اس کی پابندی خدا کی حفاظت سے قیامت تک جاری رہیگی وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ اسلام کو مسلمان محض خدا کے حوالہ کر دیں اور اپنی استقامت دینی اور تدابیر ضروری سے منحرف ہو رہیں۔ اسلام کی ترقی اور اسلامی امور کی اشاعت پر فنیا سنیا کا پانی پھیر بیٹھیں۔ محدثات لغویہ کے مرتکب ہوتے چلے جائیں تاویلات احادیث وقرآن سے طلب منفعت دنیاوی کا خیال رکھیں۔ پیر مریدی سے افتخار امور حقہ کے سبب ہوجائیں۔ اس شعر کے مصداق بنیں ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب ومنبر می کنند

چوں بخلوت میروند آں کار دیگر می کنند

اگر ایسے محدثات کے باعث ہوکر خدا کی حفاظت پر دین کو رکھ چھوڑیں تو پھر ہم کو اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کے رفع ادبار وافلاس کی ایک بھی شکل نظر نہ آئے گی صحابۂ کرامؓ جن کے خاک پا ہمنے کو اولیاء عظام فخر کا باعث سمجھتے ہوں محض دینی ترقی اور دینی خدمات کے لئے اپنی دنیا کو برباد کر دیں فاقہ کشی اختیار کریں دور دور تک اسلام کی اشاعت میں مصروف ہوں۔ ان ممالک کے ایک مختار بادشاہ ہوکر فقر وعاجزی کو

AsliAhleSunnet.com

نہ چھوڑیں۔ ہزاروں قسم کے پیوندی ملبوسات کا استعمال کریں۔ غرض دنیا میں اپنی جانوں پر سیکڑوں طرح کے مصائب برداشت کر کے اسلام کی ترقی کے خواہان ہوں اور افسوس ہی نہیں بلکہ عبرت کے قابل ہے کہ ہم صحابائے کرام کے متبع ہونے کا فخر حاصل کر کے اسلام میں ترقی کے مدارج طے کرنے اور اسلام کو لغزشات اور انقلابات سے مجتنب رکھنے کی بجائے رخنہ اندازیوں کی فکر کریں یا صرف خدا کے بھروسہ پر چھوڑ بیٹھیں۔ اس تمہید کے بعد میں دو امور پر بحث کرونگا (۱) ایک یہ کہ اسلام کے ترقی کے اسباب کیا ہیں اور تنزل کے اسباب کیا (۲) اور کن امور کی پابندی مسلمانوں پر فرض ہے۔ ناظرین غور و تدقیق سے ملاحظہ فرماویں۔ اسلام کی ترقی کے اسباب وہی ہیں جو ہمارے پیشوایان دین اور ہمراہیان حضرت رسول کریم صلعم میں مروج تھیں انہوں نے ترقی کے ہر ذرائع سے جو ہمدردی ہے وہ صرف قابل قدر ہی نہیں بلکہ اوس کے رائج کرنے کی سخت ضرورت ہے انصاف پسندی تعلیم تربیت اخلاق و مروت تدوین مسائل شرعیہ اجراء احکام وغیرہ اخوت اسلامی اتحاد و اتفاق مسلمانی کسر نفسی۔ غرض ہر پہلو پر اپنی آپ نظیر رکھتے تھے جس کی بدولت آجتک اسلام اور مسلمانی کا نام آن بان سے چلا آرہا ہے۔ اون کی تواریخ صرف مسلمانوں کے سبق کے باعث نہیں ہوئی ہیں بلکہ کفار تک اون کو نظر عبرت سے دیکھکر سمجھنے بوجھنے کے لئے اپنی اپنی زبان میں ترجمے کرا چکے ہیں امور متذکرہ بالا سے چند امور زیادہ قابل بحث ہیں (پہلا تعلیم تربیت) تعلیم تربیت سے میری اس وقت یہ مراد نہیں ہے کہ دنیا کمانے کے لئے ہو اور نہ میں ایسا زور دے سکتا ہوں کہ دنیا ترک کر دیجائے مگر ہیں اتنا ضرور کہونگا کہ تعلیم تربیت دینی اپنی اپنی اولاد کے لئے ہر مسلمان کا ایک بڑا فریضہ ہے جس طرح زمانہ حال کی اعلے سوسائٹیوں نے یہہ تسلیم کر لیا ہے کہ مسلمان تعلیم تربیت ہی کی بدولت دنیائی ترقی کر سکتے ہیں اس کو بالکلیہ تسلیم کر کے یہ بھی عرض کرنے کی جراءت کرتا ہوں کہ اسی طرح ہمراہیان حضرت سرور کائنات خداوا بی دامی صلعم نے محض دینی خدمات کے لئے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ دینی تعلیم تربیت اسلام کی ترقی کا ایک اعلے زینہ ہے ہم کو سیکڑوں نظیریں اس قسم کی ملتی ہیں کہ صحابائے کرام رضی اللہ عنہم فاقہ کشی اور ہزار شدائد و مصائب کو برداشت کر کے حضرت رسالتماب صلعم کی ڈیوڑھی مبارک پر پڑے رہتے اور دینی تعلیم اور دینی مسائل کے حاصل کرنے میں ایک ذرا بھی اون کو دریغ نہیں ہوتا تھا۔ تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ میں بعض ایسے بھی تھے کہ جو سبق اونہیں یاد ہو جاتا موت کے خوف سے یا بعد کے مسلمانوں کے لحاظ سے جلد پتھر اور ٹھیکری پر لکھ لیتے تدوین احادیث کا سلسلہ از روئے احادیث خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے معلوم ہوتا ہے اس کے بعد محدثین فقہاء مفسرین شارحین نے جو کوششیں کیں اور دینی تعلیم کے لئے جو دور دراز کے سفر اختیار کئے اور متداول کتب کی تصنیف تالیف میں ایک بڑا حصہ لیا کیا یہ ہمارے سبق حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں؟ ائمہ اربعہ کی قابل قدر اور جانکاہ کوششیں جمعیت مسائل دینیہ و احکام شرعیہ کے متعلق ہم کو صرف عبرت ہی نہیں بلکہ سبق حاصل کرنے کے لئے مجبور کرتی ہیں تنقید فن رجال کے متعلق سیکڑوں ائمہ نے سیکڑوں کتب تحریر فرمایا احادیث صحت و ضعف کے متعلق ایسی ایسی بحث کی کہ کسی شخص کو احادیث کے تسلیم کرنے میں دقت پیش نہ آئے تنقید رجال میں ایسی بال کی کھال نکال کر کسی حدیث میں شک کا موقع باقی نہ رکھا گو وہ محدثین نے احادیث کو جس دور دراز کے سفر اور فاقہ کشی۔ تکالیف سبیل مصائب طرق بلا سواری و بلا موٹر کار و سائیکل و ریل گاڑی بگی۔ گھوڑے کے ادا کی ہے اور متداول کتب کے مصنف و مؤلف ہو چکے ہیں کیا ان کی قدر صرف اتنی ہی کیجائے کہ اوس سے مطلقاً سبق حاصل نہ کیا جائے بلکہ ان بیش بہا کوششوں کو ایک لخت پس انداز کر دیا جائے۔ شارحین نے احادیث کی شرح میں ضخیم سے ضخیم کتب فن رجال فن لغت تشریح احادیث میں جو محنت کی ہے کیا یہ صرف مطابع یا مولویوں کے گھر ہی رہنے کے قابل ہو چکی ہیں۔ اگر آج ہم قدر کی نگاہ عبرت کی نظر سے ہمارے پیشوایان دین کی جانکاہ محنتوں کی یادگار قائم رکھنے کے لئے دینی مدارس کی ترقی کے سبب بچے اور اپنی اولاد کو سکھاتے تو وہ جانتے کہ یہ فنون بھی ایف اے بی اے کے سائنس اور ہسٹری سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ غیر تعلیم کی بدولت یہ خیال جو اونہیں پیدا ہو چکا ہے کہ دینی تعلیم صرف ملا ہی بنا رکھتی ہے یا یہ سب قصہ اور کہانی کے طریقہ پر ہیں ذہن سے بالکل جاتا رہتا۔ پیشوایان دین کی قدر کی جاتی اون سے سبق حاصل کرنے کی کوشش ہوتی۔ اگرچہ پیشوایان دین گذر چکے لیکن اون کے احسان کی نمایت یہی ہے کہ اون کی کتب متداولہ سے عبرت و درس حاصل کریں اگر نیچرل دوست اور نیچرل کے مصاحبین جو ندوہ کے فخر ہو رہنے کی خواہش رکھتے ہیں فن رجال اور محدثین شارحین کی بیش بہا کوششوں کو غور سے دیکھتے انصاف کی نظر ڈالتے فن رجال کو کسی محدث سے پڑھتے تو غالباً اونہیں یہ شک باقی نہیں رہتا کہ احادیث سب یا اکثر ضعیف ہیں۔ میرا یہ منشاء نہیں کہ مسلمان اپنی اولاد کو دنیاوی ترقی کے لئے انگریزی تعلیم۔ ایف اے بی اے کی تدریس سے ممنوع رکھیں میں ایسا کوتاہ خیال تنگ ظرف بھی نہیں ہوں۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ بلکہ میرا منشاء یہ ہے کہ مسلمان اپنی قوت متحدہ متفقہ سے اس امر کی سعی کریں کہ مسلمان طلبا کے لئے گورنمنٹ سے انگریزی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ سکنڈ لانگ ویج عربی رکھکر ائی کلاسس میں چند دینی کتب کو شریک کر دیں۔ ایف اے بی اے کلاس میں عربی کتب متداولہ شریک کئے جائیں اگر انصاف پسند گورنمنٹ سے اس کی منظوری ناممکن ہے تو علیحدہ مدرسے اس تعلیم کیلئے قائم کئے جائیں اگر بفرض محال یہ بھی غیر ممکن ہے تو مسلم یونیورسٹی اس بیڑہ کو اوٹھائے یہ تو وہ ہے جو انگریزی مدارس کے ذریعہ اسلامی کے لحاظ کا بتلایا گیا۔ السنہ مشرقیہ کے مدارس کے لئے میری رائے میں عربی فارسی کے تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم لازمی طور پر رہے اور دوسری زبان انگریزی اس طریقہ سے رکھی جائے کہ کہ طالب علم تحصیل علم تک اچھی خاصی انگریزی سمجھنے اور لکھنے لگے۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ مسلمانوں کے

AsliAhleSunnet.com

بچے غیر تعلیم کو حاصل کر کے اسلامی اصول اور اسلامی کتب کو فضول سمجھنے لگے ہیں اور جس سے اسلام کو آئندہ تنزل پیدا ہونیکا قوی اندیشہ ہے۔ رفع ہو جائے حاصل میرا یہ کہ دینی تعلیم اسلام کی ترقی کا ایک اعلےٰ سبب ہے۔ (۲) دوسرا تدوین مسائل شرعیہ سلف ہیں تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر طبقہ میں مسلمانوں نے دینی خدمت کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہیں رکھا اون کی کتب متداولہ اون کی محنت کے اچھے خاصے نمونہ ہیں اور یہ تدوین اور اشاعت کتب محض ترقی اسلام کے لحاظ سے تھی۔ فاتح قوم کو ہم دیکھتے ہیں کہ ضخیم سے ضخیم کتب طبع کرا کر پیسے دو پیسے میں ہر سٹیشن ریلوے اور ہر شاہ راہ عام پر فروخت کرتے رہتے ہیں اور اس کو ذریعہ ترقی مذہب سمجھ چکے ہیں یہ اصول در اصل ہمارے متقدمین رحمہم اللہ تعالےٰ کا چرایا ہوا ہے اب اس کے مقابل مسلمانوں کی ناگفتہ بہ یہ حالت ہوتی جاتی ہے کہ ناولسٹ غنی کے شائق ہیں ناولات قصہ کہانیوں کے دیکھنے میں ایک خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ عالم فاضل ہیں تو بمجوائے حدیث الخیر من العلماء والشر من العلماء اور بحکم یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ ایسے ایسے لایعنی تاویلات سے اپنی تصنیف تالیف کو مملو کر دیتے ہیں جو ناظرین کی گمراہی اور ایک جدید مذہب کے قائم کرنے کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور ایک دفعہ اونہوں نے ملک الموت کو ایک لطم لگایا اور ایک غریب کی روح زنبیل سے نکالدی کوئی لکھتا ہے کہ عرس میلہ ٹھیلہ جائز ہے کوئی تحریر کرتا ہے کہ ہر سال ایک ایک بزرگ کی یادگار قائم کرنے اور خصوصاً ربیع الاول ربیع الثانی میں مجالس میلاد کو فروغ دینے میں کوئی قباحت نہیں بلکہ بعضوں نے مستحب قرار دیا ہے مجالس میلاد کے متعلق دلائل پیش کئے جاتے ہیں کہ ابو لہب کو متاخرین سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ ۱۲ تاریخ ربیع الاول کے وہ اپنے خفت عذاب کا ذکر کیا وجہ دریافت کیگئی ابو لہب نے کہا کہ ولادت سرور کائنات صلعم کی جب مجھے خبر پہونچی تھی تو میں نے ایک لونڈی کو اس خوشی میں آزاد کر دیا۔ میری اس خوشی منانے کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوا کرتی ہے۔ دوسرے یہودیوں نے عاشورہ محرم کو ایک جشن منایا۔ حضرت صلعم نے وجہ دریافت کی یہود بولے فرعون کے غرق ہونے وغیرہ کا ذکر کیا حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں اور اوس روز روزہ رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ تیسرے یہ کہ غیر مذاہب کے مقابل اسلامی شان شوکت دکھلانے کے لئے مجالس میلاد مقرر کی جا سکتی ہیں۔ ان مہملات کو دیکھکر عالموں کے علم پر تعجب ہوتا ہے کہ دنیا کی خاطر سے امور حقہ کے اخفا میں ذرا بھی اونہیں دریغ نہیں ہوتا۔ پہلی دلیل ایسی مہمل ہے کہ ابو لہب کافر نے اگر کچھ خوشی کی تھی تو قبل از رسالت محض بھائی کے گھر اولاد ہونے سے ابو لہب کی وہ لہب شرارتیں اور وہ عداوتی امور جو میرے خیال میں ابو جہل کی سرکشیوں سے کچھ بھی کم نہیں اس مختصر سی خوشی کے مقابل بدرجہا بڑھی ہوئی تھیں جس بنا پر سورۂ تبت جس میں تا مذات لہب کا اوس کے لئے خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس نص صریح قرآن کے مقابل خواب وغیرہ اور کسی کے قصہ کے ذکر پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا بلکہ نص صریح قرآن کے مقابل یہ دلیل تار عنکبوت سے زیادہ بودی معلوم ہوتی ہے اس کے قطع نظر ایک کافر کا فعل ہمارے قابل استناد نہیں ہو سکتا۔ دوسرے یہودیوں کا جشن اگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسند خاطر ہوتا تو حضرت سرور کائنات صلعم اپنی امت کو بھی وہی خرافات یعنی جشن وہی گانے بجانے اجتماع عوام کے لئے ارشاد فرماتے لیکن اسکے بجائے مسلمانوں کو صرف روزہ کا حکم دیدینا اوس جشن کی ممانعت پر صریح دلالت کرتا ہے۔ غور تو کرو جب حضرت صلعم نے بجائے اس کے کہ جشن کیا جائے روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی تو مجالس میلاد قائم کر لینا اور اوس میں رونق دینا کس قوم کا فعل ہو سکتا ہے اور یہ کیسے مستحب بن سکتا ہے۔ ہاں یہ ممکن تھا کہ اوس کی مطابقت سے روزہ رکھنے کی خواہش کیجاتی۔ تیسری دلیل غیر مذاہب کے لئے اسلامی شان و شوکت محض بے ضرورت ہے کیونکہ اسلام نے اپنی ترقی کے اسباب جو بیان کئے ہیں اور سلف نے جو کرکے دکھایا ہے وہ ایسی ظاہری رونق اور ظاہری شان و شوکت پر مبنی نہیں بلکہ اسلام نے ایسے لہو لعب سے سخت ممانعت کی ہے۔ جب کوئی مفید نتیجہ اس قسم کی مجالس سے نہیں ہو سکتا تو اسلام اس کی اجازت بھی نہیں دے سکتا بھلا مجوزین مجالس میلاد بتلا سکتے ہیں کہ اون کی بے بنیاد رونق مجالس نے کتنے غیر مذاہب کے افراد کو مسلمان بنا چھوڑا بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی مجالس میں ہنود آریہ عیسائی دنگے اور فساد کے طریقے سے جمع ہوتے ہیں اس کے خلاف اسلامی اصول کہ جو مجالس وعظ و صلوٰۃ قائم ہوں تو وہاں قدم نہیں دھرتے جسکا نتیجہ یہی ہے کہ ایسی بارونق مجالس اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتیں۔ اس قسم کی مجالس سے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین سرور کائنات فداہ ابی و امی صلعم کی محبت کا دعوےٰ رکھنا محض فضول ہے جس کی ایک نظیر بھی بوقت سلف میں نہیں ملتی۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ عید کے دن کسی نے قبل از صلوٰۃ عید دو رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے منع فرمایا اوس شخص نے کہا کہ آپ حصول ثواب سے منع کرتے ہیں اسپر حضرت علی رضہ نے جواب دیا کہ جو حکم حضرت صلعم کا نہیں ہے اوس کا کرنا ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ہم اہلحدیث کا یہ بڑا اصول ہے کہ اگر کوئی اتباع رسالتماب صلعم کا خیال چھوڑ کر نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کرے تو اوسپر اوس کو کچھ ثواب نہیں ملسکتا۔ اس اصول کے مدنظر اگر کوئی شخص کسی ایسے امر کو ایجاد کرے جس کا وجود صحابہ کرام تابعین تبع تابعین ائمہ اربعہ فقہا و محدثین کے زمانہ میں نہ ہوا اور اوس کو لایعنی تاویلات سے مستحب قرار دے یا بلا قباحت سمجھے تو وہ محض بیکار و فضول ہی نہیں بلکہ ضلالت کے قعر میں جھونکنے کا اندیشہ رکھتا ہے اس تقریر سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم حضرت صلعم کے سالانہ یادگار کو محو کر رہے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ایمان اوسی شخص کا کامل ہے اور اسلام اوسی شخص کا پکا ہے جو ایک لحظہ بھی حضرت صلعم کی یاد سے غافل نہ رہے اور اٹھتے بیٹھتے درود پڑھے آپکی اتباع کو نہ چھوڑے۔ اگر اس میں کبھی قصور کیا تو وہ بو لہب کا ساتھی ہوا۔ لیکن عید

نمبر ۹ ۔ مضمون ۔ کے فرائض کا بیان ۔ تحقیق ۱ / ۳

AsliAhleSunnet.com

وغیرہ کے طریق پر یہودیوں کے سبیل پر سالانہ جشن قائم کرنا اس قسم کے تعین کے لئے شرعی دلیل وسند کی ضرورت ہوتی ہے۔ غرض مسلمانوں کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہے۔ تصانیف وتالیف مملو از حیل ودغل ہیں۔ تصانیف وتالیف جو موافق کتاب وسنت ہوں یہ بھی اسلام کی ترقی کا اعلےٰ سبب ہیں۔ اور اسی طرح قصہ اور کہانیوں کی مزخرفات کتابیں تنزل کے سبب ہیں۔ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ متاخرین کی کتب کو پہلے کتاب وسنت کی موافقت سے اندازہ کرکے اوس کو قابل عمل سمجھیں ورنہ ایسی کتابوں کو پھینکدیں ؎

رکھتا ہوں کام دو ہی یہی ہر دو جہاں اپنا
خدا ایک مہرباں بس ہے محمد رہنما اپنا

(۳) اتحاد واتفاق۔ اور متذکرہ بالا مسلمانوں کی کوشش پر ممکن الوقوع کا درجہ رکھتے ہیں۔ لیکن یہ تیسری وجہ میرے خیال تک غیر ممکن الوقوع کو شامل ہے کیونکہ مذاہب کثیرہ کا وجود اتحاد اتفاق کا سخت مانع ہو چلا ہے مذاہب مختلفہ کی کیا حالت بیان کی جائے کہ مسلمان قرون ثلاثہ کے صرف کتاب وسنت کے عامل نظر آتے تھے اور خدا اور رسول کے احکام پر کسی کا حکم رائے قیاس کو قابل ترک سمجھتے تھے وہ کیوں سب کہ رفیع ہو کر مذاہب اربعہ کا التزام باعث فخر سمجھا گیا ہے۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی مذاہب کے افتراق سے مسلمانوں میں جو تقسیم ہو گئی ہے اوس سے ان مذاہب کے مذہبیوں میں بھی اتفاق قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر مذہب میں فروعی اختلافات کثرت سے ہیں اس کے قطع نظر ہر ایک مذہب کے مجتہد نے اپنے اجتہاد کو کام میں لاکر ذرا سختی سے کام لیا ہے چنانچہ حنفی مذہب کی مستند کتب میں ایک مذہب سے دوسرے مذہب کے انتقال کے متعلق جو زجر وتوبیخ کیگئی ہے وہ در اصل دوسرے مذہب کی کراہت اور حقارت پیدا والی ہے اس قسم کی باہمی کراہت وحقارت کب اتفاق تک پہنچا سکتی ہے غالی حنفا نے تشہد کے وقت حرکت اصابع پر انگلیوں کو کاٹ کر پھینکدینے کا فتویٰ شائع کیا یہ مسئلہ دیگر مذاہب میں موجود

ہونے کے علاوہ احادیث میں ضرور پایا جاتا ہے اس قسم سے ایک مذہبی دوسرے مذہب والے پر حملہ کرے تو بھلا انصاف سے کہئے کہ اتفاق کس طرح پیدا ہوگا۔ کمال تو یہ ہے کہ عوام نے صرف ان چار مذاہب ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اور مذاہب بہت سے اختیار کر چکے ہیں۔ ان چار مذاہب کے مقابل اور چار۔ قادری۔ چشتی۔ رفاعی نقشبندی۔ پھر اس کے علاوہ سہروردی وغیرہ بہت سارے طریقہ علیحدہ د رہے ہیں۔ اگر چشتیوں کے پاس ڈھول اور طبلہ پر وجد آتا ہے تو قادریوں کے پاس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جھنڈے نکالے جاتے ہیں اور اون کی پرستش ایسی کی جاتی ہے کہ لات وعزیٰ کی پرستش سے ایک نمبر بڑھا ہی رہتا ہے غرض اس قسم کے خرافات اور ہزاروں سیکڑوں اختلافات اور پھر ہر وقت جدید طرائق اتفاق اتحاد کی توقع پر پانی پھیر رہے ہیں۔ ان مذاہب اربعہ کے سوا شیعہ خوارج معتزلہ وغیرہم جدا موجود ہیں یہ اپنے اصول وفروع میں اہل سنن سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ ایسی حالت میں میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہم کسی زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کو اتفاق کے عمدہ زینہ پر دیکھینگے فی زمانہ جس تفرقہ سے اسلام پر زیادہ مصیبت آئی ہے وہ فرقہ قادیان ہے۔ یوں تو اسلام روتے چھیتے اپنے قدیم اختلاف سے چلا آرہا ہے لیکن حال میں قادیان کے مرزا نے جو نبوت کا دعوےٰ کیا اور اپنی ایک جدی امت ٹھہرائی وہ اسلام کو سخت نقصان پہونچایا۔ مرزا نے اپنے دعاوی سے اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہونچایا کسی عیسائی کو مسلمان نہ بنایا صلیب کو نہ توڑا خنزیر کو نہ مارا جیسا کہ در شان عیسیٰ علیہ السلام میں احادیث منقول ہیں بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ جھوٹا مر چکا۔ ایسے کاذب کو اگر مسلمان نبی مان لیں تو بھلا بتلائیے کہ کس طرح اسلام کو ترقی ہو اتحاد واتفاق پیدا ہو۔ میرے نزدیک جب حضرت ابوبکرؓ نے زکوٰۃ کے موقوف کر دینے پر حکم ارتداد کا قائم فرما دیا تو کیا ایسے حضرات کے ارتداد میں شک ہو سکتا ہے جو حضرت خاتم النبیین

کو چھوڑ کر ایک دیہاتی مقام کے مرزا صاحب کو نبی مان لیں اور اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ کو بھول جائیں وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ سے روگردانی کریں۔ حدیث لا نبی بعدی کو دل سے محو کریں۔ اسلام میں ہر صدی پر ایک ایسا کاذب پیدا ہوتا ہے جس کا گروہ مرزا کے گروہ سے بڑھ چکا تھا۔ مجھے اس وقت صرف اتنا بتلانا ضروری ہے کہ اگر اسلام میں ہر ایک اس قسم کا دعویٰ کرے (جیسے ہمارے شہر میں ایک عرب صاحب نے مہدی ہونے کا دعوےٰ بذریعہ اشتہارات واخبارات کیا ہے) تو اسلام میں نقصان کا قوی اندیشہ ہے اب مسلمانوں کو چاہیئے کہ دینی تعلیم تربیت کا خیال رکھیں۔ پیشوایان دین کی کتب متداولہ کے ترجمہ وتلخیص کو شائع کریں۔ جھوٹے مدعیوں کے دعاوی کو نہ تسلیم کریں بلکہ ایسے نازک زمانہ میں صرف کتاب وسنت کو قابل عمل بنائیں تاکہ ان دونوں کی بدولت اختلافات میں ہو کر ذلت نصیب نہ ہو ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

؎

تمسک بحبل اللہ واتبع الہدیٰ
ولا تک بدعیا لعلک تفلح

راقم ابو نعیم محمد عبدالعظیم مدرس عربی گورنمنٹ سٹی ہائی سکول حیدرآباد۔

ریویو

فیصلہ آسمانی اور باب مسیح قادیانی اس کتاب میں فاضل مصنف نے بڑی متانت سے اور واقفیت سے قادیانی مشن کی معقول تردید کی ہے قادیانی مباحث کے شائقین کے لئے مفید ہے قیمت ۴ر ملنے کا پتہ :- مولوی ابوالحسن صاحب شہر منگھیر محلہ محمد صدیق

سر المکنون - امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے جسمیں صوفیانہ رنگ کی حکایات ہیں جن سے انسان بلند حوصلہ ہو سکتا ہے کتاب قابل مطالعہ ہے لکھنا

پیر جماعت علی علیپوری امرتسر میں

ہمارے ناظرین پیر صاحب کے حالات سے خوب واقف ہونگے کہ آپ ایک متصوفانہ رنگ میں لوگوں سے بیعت لیتے ہیں آپ کو جماعت اہلحدیث ہی سے نہیں بلکہ خالص حنفی مذہب کے لوگ دیوبندیوں سے بھی سخت ملال ہے کیونکہ آپکے اعتقادات ہر طرح سے اہلسنت کے برخلاف مشرکانہ اور مبتدعانہ ہیں۔ آپ میں یہ کمال ہے کہ آپ علاوہ شیخیت کے لیئے مریدوں سے مخالفوں پر حملہ بھی کرا دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بنگلور۔ سیالکوٹ فیروزپور وغیرہ میں اونہوں نے ایسے ہتھیاروں سے کام لئے۔ ۲ ماہ حال کو امرتسر میں آپ تشریف لائے۔ ۷ جون کو محلہ تلوہ بھنگیاں میں علماء اہلحدیث مولانا ابوالوفاء اور مولوی نور محمد صاحب کا وعظ تھا اس محلہ میں پیر صاحب کے چند مرید رہتے ہیں جو جمعہ کی نماز میں پیر صاحب کا جوشیلہ وعظ سن آئے تھے اونہوں نے اہلحدیث کے وعظ میں مزاحمت کی یہانتک کہا کہ ہم مرجائیں گے یا مار دینگے مگر وعظ نہیں ہونے دینگے اسی اثناء میں پیر صاحب کے ایک مرید نے میز اور کرسی کو الٹ دیا۔ اتنے میں ایک لڑکا بولا ایسا کیوں کرتے ہو۔ بس مریدان پیر نے اوسکو پکڑ لیا اور اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہوگیا جب اوس کو بیہوش دیکھا تو مریدان شاہ صاحب چلتے بنے اور لوگ زخمی کے علاج کی فکر میں ہوئے۔ گو وعظ کا جلسہ برابر ہوا مگر پیر صاحب کی کرامت کا کرشمہ یہ ہوا کہ پولیس نے دست اندازی کی اور مریدان پیر صاحب سے پانسو روپیہ کی ضمانت لیگئی اور دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند میں پولیس نے مقدمہ قائم کیا۔

پیر صاحب کے مریدین ملزمین کے نام یہ ہیں۔ عزیز میر اور اوس کا لڑکا عبدالحمید۔ عبدالعزیز غلام مصطفےٰ اور جبند اعمار۔ یہ پانچ کس ملزمین ہیں۔ پیر صاحب تصوف کے مدعی ہیں اسلئے اونہوں نے مشہور مسئلہ تصوف میں تھوڑی سی ترمیم کی ہے جو یہ ہے۔

صلحاء صوفیا کا عام اصول ہے "مرنج و مرنجاں" اس اصول میں پیر صاحب نے ترمیم کر کے اسے بدل کر یہ اصول مقرر کیا ہے "برنج و برنجاں"۔ دیکھئے پیر صاحب کی کرامت کے کرشمہ کیا کیا ظاہر ہوتے ہیں۔ مقدمہ کی کیفیت آئندہ۔

(نائب اڈیٹر)

طبی جواب

بابت سوال اول صفحہ ۱۱ ۲ر فروری ۱۳ء۔

شاہترہ (۴ ماشہ) چرائتہ (۴ ماشہ) سرپھوکہ (۴ ماشہ) ہلیلہ سیاہ نیم کوفتہ (۴ ماشہ) صندل سرخ (۴ ماشہ) منڈی (۴ ماشہ) عناب ۴ عدد رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو چھانکر شربت عناب ۲ تولہ ڈالکر پلا دیا کریں۔ برابر دو ہفتہ تک پلا دیں اگر فائدہ معلوم ہوا ور ضرورت ہو اکیس روز تک پلا دیں۔ گرم اشیاء اور ترش سے پرہیز۔ چینی روٹی اور گھی غذا بہتر ہے ورنہ اور غذا کم نمک مرچ والی ہو۔ گوشت متروک ہو۔ مالش۔ نیلا تھوتھہ ولیتی (۲ ماشہ) گندھک آنولہ سار (۶ ماشہ) کافور ولیتی (۶ ماشہ) باریک کرکے روغن گاؤ ۴ تولہ کو اکیس بار دھو کر اوس میں خوب ملا دیں ۹ یا ۱۰ بجے دن کے مالش کرکے دھوپ میں مریض دو گھنٹہ پھرتا رہے یا بیٹھ جائے تاکہ دوا بدن میں خوب رچ جائے پھر مہندی اور چنے کی دال کو ملکر گرم پانی سے بدن صاف کرے۔

طبی جواب

بابت سوال دوم صفحہ ۱۱ ۲ر فروری ۱۳ء۔

بکو۔ کاسنی (۵ ماشہ) مویز منقےٰ (۱ تولہ) گل نیلوفر (۵ ماشہ) آلو بخارا (۵ عدد) رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو چھانکر ۲ تولہ مصری ڈالکر نوش کر لیا کریں۔ اگر ضرورت ہو جلاب لیں۔

طبی جواب

بابت سوال سوم صفحہ ۱۱ ۲ر فروری ۱۳ء

شاہترہ (۵ ماشہ) گلو (۵ ماشہ) مویز منقےٰ (۱ تولہ) خوب کلاں (۵ ماشہ) رات کو گرم پانی میں گھولکر صبح کو چھان کر گلقند آفتابی ۴ تولہ ملا کر چھانکر پی لیا کریں۔

جواب سوال

چہارم۔ سائل لکھتا ہے کہ بیٹھ میں بعد جونکیں لگانے کے جگہ زخم ہوگئی اور درد بدستور ہے۔ حکیم صاحب سرطان تجویز کرتے ہیں۔ بہت جلد اسکا علاج ناظرین اہلحدیث تحریر فرماویں۔ یہ مادہ سرطان معلوم نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ سرطان ورم سخت سوداوی ہوتا ہے اور یہ نرم ہے۔ شائد کچھ پیپ کا مادہ ہو چند روز پلٹس سہاگہ خام والا استعمال کریں یعنی پولٹس آرد گندم کا پکا کر آخر میں قدرے سہاگہ خام ڈال دیا کریں۔ (محمد داؤد)

طبی جواب

بابت استفسار مندرجہ اہلحدیث ۲ فروری ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۱۔

محمد حبیب اللہ صاحب سوداگر بعد سلام مسنون واضح باد کہ جہت جرب (خارش تر) در علم و تجربہ خاکسار بہتر ازیں نسخہ نیست بغایت مفید و زود اثر است صفت آن۔ گندھک ایک تولہ۔ آنولہ سار گیرد۔ کالی زیری مساوی الوزن گرفتہ مثل سرمہ سائیدہ نگہدارند بوقت صبح ۵ ماشہ در بالائی بخورند و دو آثار زنز خوردو دو چار رفت کہ اشتہا شود بخورد چوں وقت عصر قریب آید اول روز خشکہ بغیر نمک با شکر سفید روز دوم نان گندم و نخود با روغن زرد بخورند روز سوم چہارم ہم نان بے نمک بخورد تا ہشت یوم ترشی و نمک و فلفل نخورد و در باقی ماندہ ادویہ مذکور بابچی و سپند در۔ مردار سنگ۔ باریک سائیدہ در دستہ کہ بکصد و یک بار شستہ باشد شامل نمودہ بطور ضماد بلکہ بطور مالش متعددت خدا ابتدا کنند۔ و براے زیادتی پسینہ دست و پا۔ کلہتی ۶ ماشہ۔ کوڑی زرد سوختہ ۶ ماشہ۔ با پھٹکڑی ۲ ماشہ۔ سپھنکڑی ۶ ماشہ۔ باریک سائیدہ در روغن گل شامل نمودہ بر دست و پا مالش کنند و ایں نسخہ مجرب تیار کردہ بخود خیا

AsliAhleSunnet.com

صفت آں۔ شنگرف رومی ۔ مغز تخم پنبہ ہر دو ۴ پنج ماشہ کوڑی زرد سوختہ شش ماشہ تخم سیاہ ۱۰ تولہ۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ ۲ تولہ باریک سائیدہ در عسل مصفےٰ سرشتہ حبوب مثل فلفل بستہ یک حب صبح و یک شام بخورند۔ والسلام (راقم حکیم مجیب الرحمن حسین پوری)

طبی جواب بابت استفسار مندرجہ اہلحدیث ۲ فروری ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۱۔

این نسخہ تپ کہنہ و اعضا شکنی را نافع است۔ صفت آں ست گلو۔ طباشیر شاہبلوط گل ارمنی۔ مغز کدو شیریں۔ مغز خیاریں۔ صمغ عربی ہر واحد پنج ماشہ گل سرخ۔ تخم خماص برادہ صندل سفید۔ حب الآس دانہ ہیل ہر واحد چہار ماشہ۔ کہربا شمعی ۳ ماشہ بگلاب سائیدہ خاکشی ۳ تولہ کوفتہ بیختہ بلعاب اسبغول قرص ہفت ماشہ بستہ نگہدارند یک صبح و یک شام ہمراہ عرق کاسنی و شربت کشوث ۲ تولہ بخورند۔ ان شاء اللہ تعالےٰ شفا کلی یابد فقط والسلام۔ راقم حکیم مجیب الرحمن حسین پوری

داد کا نسخہ

اخبار اہلحدیث ۲۲ مارچ ۱۹۱۲ء ص ۱۱ کالم ۲ میں ایک صاحب بذریعہ اخبار سلمان داد کے نسخہ کی خواہش کی ہے لہذا لکھا جاتا ہے۔

ھو الشافی۔ سیماب ۲ تولہ۔ گندھک آملہ سار ۲ ماشہ۔ گندھک توتیہ ۲ ماشہ۔ مردار سنگ ۴ ماشہ۔ کتھ پاپڑیا ۲ ماشہ۔ نیلا تھوتھہ ۳ ماشہ۔ سہاگہ تیلیہ ۴ ماشہ۔ علاوہ سیماب جملہ ادویہ را باریک سائیدہ روغن زرد ۵ تولہ گرم نمودہ دراں ادویہ شامل نمودہ در تھال کانسی ادویہ مع سیماب از کٹورہ کانسی خوب حل کنند تا کہ سیاہ شود نگہدارند۔ وقت (داد) را از پاچک دشتی بکاوند کہ سرخ شود پس دوا بمالند تا یک گھڑی کہ عاجل الشفا است۔ فقط خاکسار حکیم مجیب الرحمن۔

طبی جواب متعلق مرض عرق النساء

جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقعہ پر دہلی میں منشی محمد علی خانصاحب خریدار اخبار اہلحدیث ساکن کلانور مجھے ملے اور اپنے مرض عرق النساء کی کیفیت بیان کر کے نسخہ کی خواہش کی میں نے منشی صاحب کی تسلی کر دی کہ میں مکان پر پہونچکر ان شاء اللہ تعالےٰ نسخہ لکھ بھیجونگا۔ اتفاق وقت میں مکان پر آکر بیمار ہو گیا۔ منشی صاحب کا تقاضے کا خط پہونچا کہ میں اپنی ملازمت پر جاؤنگا جلدی نسخے بھیجدیجئے میں بوجہ بیماری مجبور رہا اب مجھے پتہ معلوم نہیں اسلئے بذریعہ اخبار اہلحدیث ایفاء وعدہ کرتا ہوں۔ کیونکہ اخبار مذکور آپکے نام جاتا ہے۔ خانصاحب کو چاہئے کہ اگر اور کچھ دریافت کرنا ہو تو بذریعہ خط اطلاع دیں۔ والسلام۔

نسخہ معجون قیصر۔ ہو الشافی۔ اہلیلہ کابلی ایک تولہ کباب چینی۔ ایک تولہ۔ نرکچور ایک تولہ۔ خار خسک ۲ تولہ۔ زنجبیل ۲ تولہ۔ دار فلفل ایک تولہ۔ سورنجان شیریں ایک تولہ۔ بوزیدان ایک تولہ بیخ کبر ایک تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ایک تولہ ہلیلہ سیاہ ۲ تولہ۔ تربد سفید ۲ تولہ۔ برگ سنا مکی ۲ تولہ مصطگی رومی ایک تولہ۔ بالچھڑ ایک تولہ جاوتری ۶ ماشہ۔ دار چینی ۶ ماشہ۔ زیرہ کرمانی ایک تولہ۔ مغز چلغوزہ ۲ تولہ۔ مغز بادام ” ” مغز تخم خشخاش ” ” کنجد مقشر ” ” مغز بنولہ ۲ تولہ۔ بہمنین ۲ تولہ۔ اسپند ایک تولہ۔ بیج ترکی ایک تولہ۔ حب النیل ایک تولہ۔ حب بلسان ایک تولہ سلیخہ ۶ ماشہ۔ اشترغار ایک تولہ۔ بکیان بیخ ایک تولہ دانہ الائچی کلان۔ ایک تولہ۔ افتیمون۔ ایک تولہ۔ زراوند طویل ایک تولہ۔ ماہی زہرج ۶ ماشہ۔ سقمونیا ۶ ماشہ۔ تخم اجمود۔ ایک تولہ درونج عقربی ۶ ماشہ۔ گل چنبہ ۶ ماشہ۔ برگ راسن خشک ایک تولہ۔ بلادر ۳ تولہ (زہر ہلاہل) بیخ مرجان ۶ ماشہ۔ بگلاب سائیدہ زعفران ۶ ماشہ بگلاب سائیدہ ورق نقرہ ۶ شہد خالص دوچند وزن ادویہ۔ جو ادویات حل کرنے کی ہیں ان کو شلث میں حل کریں اور جو کوٹنے کی ہیں ان کو کوٹیں اور شہد کو قوم دیکر اوس میں شامل کریں پھر اس معجون کو مرتبانی میں رکھکر چالیس روز تک ہوا سے محفوظ جگہ میں رکھیں پھر استعمال کریں خوراک از ہفت ماشہ تا یکتولہ۔ نسخہ معجون نصف تیار کرلیں۔ یہ تو ہوا معجون کا نسخہ اب مالش کے لئے روغن کی ترکیب لکھتا ہوں

ھو الشافی۔ برگ کریلہ مارہ ماسی ۲۰ تولہ۔ برگ شبت ۲۰ تولہ۔ برگ نیب ۲۰ تولہ۔ برگ تمباکو سبز ۲۰ تولہ۔ پوست و برگ و پھل ناتورہ برگ مدار ۲۰ تولہ۔ برگ سنبھالو ۲۰ تولہ۔ عرق ادرک ۲۰ تولہ۔ عرق لہسن ۲۰ تولہ۔ روغن کنجد ۱۰ بار آب باراں ہمہ بجوشانند حتی کہ آب جذب شود و روغن بماند۔ صاف نمودہ روغن گل آمیختہ باز بجوشانند کہ بہ نیمہ آید پس سورنجان تلخ ۳ ماشہ بزر البنج ۴ ماشہ۔ قسط تلخ ۳ ماشہ۔ گل بابونہ ۶ ماشہ دار چینی ۳ ماشہ۔ بالچھڑ ۳ ماشہ خولنجان ۲ ماشہ عود صلیب ۶ ماشہ۔ زعفران ۶ ماشہ۔ قرنفل ۶ ماشہ۔ کلونجی ۶ ماشہ۔ زنجبیل ۶ ماشہ۔ السی ۶ ماشہ سودہ داخل کنند و بر جائے درد مالش کنند بیحد مفید است۔ اگر خفاش یعنے شپرک کلان یا خرد دستیاب ہوسکے تو لکھیں، مالش کی ترکیب اس سے بھی عمدہ اور مجرب بتلا دوں گا فقط راقم خاکسار محمد مجیب الرحمن حسین پوری

علاج بواسیر

خواہ کسی قسم کی ہو۔ بنولہ ۳ تولہ تمباکو ۳ تولہ دونوں کو کوٹ کر باریک تین حصہ کر لے ہر حصہ کو کنڈے کی آگ میں جلا کر دھونی لے تین یوم تک۔

معذرت بوجہ مصروفیت امور بعض متعلقین مولانا صاحب فتوے نہیں لکھ سکے (نائب)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں آمد: بقایا سابقہ ۴۹ ر از فتوے خندار جلد ۲ ر

یہ رقم اسقدر کم ہے کہ ایک اخبار بھی جاری نہیں ہو سکتا۔ (نائب)

ہندوستان میں یورپین تعلیم کا چندہ ایک لاکھ ۲۲ ہزار تک پہنچا۔ ۱۵ مئی میں ۸۰۰۰ وصول کیا گیا ہے۔

ہند میں امسال رقبہ زیر گندم ۳۰۲۸۶۸۰۰ ایکڑ تھا۔ پیداوار ۹۸۳۵۰۰ ٹن ہوئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی اے میں انگلش کے کاغذ اول کی سختی کی بیحد شکایت کی گئی ہے۔

سوموار دوپہر کو سٹیشن کوہ کی پر ایک ٹرین کی چند گاڑیاں پٹری پر سے اتر گئیں۔ حرج ہوا۔ یہ ٹرین انگاڑی کی تھی۔ بمبئی و کلکتہ کی ڈاک میں چند گھنٹہ دیر ہوئی۔ مرمت کر دیگئی۔

نینی تال میں ولشنو برادری کے دو فرقوں میں لڑائی ہوئی۔ کئی سر ہوٹے۔ بعض ملزم پکڑے گئے۔

اس ہنگامہ میں فرقہ راناسندی کے ایک سر برآوردہ ممبر کی ناک اڑا دی۔ سخت افسوس۔

کلکتہ کا اخبار سلبھ سماچار بند ہو گیا۔ سرکاری امداد سے جاری کیا گیا تھا۔ ناکام۔

اٹالین تجارت کے بائیکاٹ سے ۸۰ فیصدی اندر ہند میں بیس فیصدی کی کمی پائی گئی ہے۔

ترکی ٹوپیاں اٹلی سے آتی تھیں۔ اُن کی تجارت ہندوستان میں بقدر ۵۰ فیصدی گھٹ گئی ہے۔

مسٹر سید علی حامد اور شیخ محی الدین اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ سٹیٹ ریلوے منتخب کئے گئے ہیں۔

کوہ کلو میں سطح زمین کے نیچے سے آوازیں عجیب آتی ہیں دہیک سنائی دیتی ہیں۔ حیرت ہے۔

سرحد خوست پر لڑائی ملتوی ہے۔ ملا لوگ آبادی کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ امیر صاحب کی طاعت کی جاوے۔

امرتسر کے سب انسپکٹر صورت سنگھ کو دو سال قید ہوئی۔ ایک یورپین عورت کے احاطے میں گھس گیا تھا۔ (دانشاہ)

جنازہ غائب۔ میرا لڑکا ابوالکلام عبدالرحمن صاحب خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۱۲ بعمر ۳۲ یوم بعارضہ تپ دق عین عالم شباب میں انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں۔ (شیخ احمد۔ از داتیکیا)

خود کردہ را چہ علاج۔ اٹلی کی حالت پر شگوفہ۔ اس بھینس کی مثال صادق آتی ہے۔ جو اپنے سینگوں کے باعث موت کا شکار ہو گئی تھی۔ اس بھینس کو یہ خراب عادت ہو گئی تھی کہ جہاں اشیا خورد دیکھتی وہیں منہ مارتی۔ ایکدن ایک دانہ کی خام کوٹھی میں اس نے اپنا سر ڈالدیا۔ لیکن سینگ کوٹھی کے روزن میں اڑ گئے۔ مالک مکان نے ہر چند کوشش کی کہ اس کا سر نکل آوے۔ لیکن سر نہ نکل سکا۔ آخر کار تجویز یہ ٹھیری کہ بھینس کا سر قلم کیا جاوے۔ لیکن پھر بھی وہ سر نہیں نکلا۔ اور آخر کار کوٹھی کے توڑنے کی نوبت پہونچی۔ یورپ میں بھی ایک ایسا واقعہ ہونیوالا ہے۔ جس سے مجھے ہنسی آتی ہے۔ نیم عقلمند اٹلی نے ترکی کے علاقہ ٹریپولی کو ہضم کرنا چاہا۔ لیکن غریب اٹلی کی حالت ٹھیک مندرجہ بالا بھینس کے متعلق ہو رہی ہے۔ اٹلی کے سینگ ٹریپولی میں ایسے پھنس گئے ہیں۔ کہ وہ ہزار کوشش کرنے پر بھی نہیں نکلتے۔ بھینس اور اٹلی کے معاملہ میں صرف اتنا فرق ہے کہ بھینس بے عقل ہونے کے باعث پھنس گئی تھی۔ لیکن اٹلی بڑا دماغ رکھنے کے باوجود طمع اور بیوقوفی سے پھنس گئی ہے۔ بھینس نے مر کر مخلصی پائی۔ لیکن یہ اٹلی کا کنگڑہ نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے۔ بلکہ حالت نزع میں ہے۔ اس لئے چھٹکارا ہو تو کیسے ہو۔ یا تو ترکی اس کا سر کاٹ دے۔ ورنہ اس کے دوست یورپین سلاطین اس کی امداد کریں۔ لیکن ان دونوں حالتوں میں ایک بھی ہوتی نظر نہیں آتی۔ (گجراتی) گجرات۔

اپاہجوں کی تعداد۔ مردم شماری کے موقع پر لنگڑے لولے اور بیکس لاچار لوگوں کی تعداد بھی قلمبند کیجاتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال کی مردم شماری سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لولے۔ لنگڑے اندھے گونگے بہروں اور گونگے ہیجڑوں کی تعداد پنجاب میں کم پائی جاتی ہے۔ علاوہ بریں تمام ہندوستان میں اپاہجوں کی تعداد ۱۰۷۷۶۵ سے گھٹ کر ۹۰۶۰۲ رہ گئی ہے جس میں سے ۱۵۲۱ اندھے ہیں اور ۲۰ ہزار گونگے بہرے تھے۔ (سانجھہ ورتمان) گجراتی۔

جاپانی دیا سلائی۔ ملک جاپان میں اسوقت دیا سلائی کے ۲۰۰ کارخانے ہیں جن میں ۶ ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ اور انمیں اکثر عورتیں کام کرتی ہوئی دیکھی ہیں۔ جاپان میں جتنی دیا سلائیاں تیار ہوتی ہیں۔ انمیں سے ۳/۴ حصہ ممالک غیر میں بھیجا جاتا ہے۔ (جام جمشید) گجراتی

پھانسی کا نیا طریقہ۔ چین میں یہ قانون جاری کیا گیا ہے۔ کہ پھانسی دینے سے بجائے مجرم کو کلوروفارم سنگھانا چاہئے۔ نیز جاپان میں ایک قانون جاری کیا جاویگا۔ جسمیں بڑے لوگوں کیلئے یہ اختیار رکھا جاویگا۔ کہ اگر انہیں پھانسی کی سزا دی جاوے۔ تو وہ خودکشی سے اپنا کام تمام کر لیں۔ (بھارت جیون) ہندی۔

اسلامی لیڈران لاہور کے کہنے سے شبرات پر آتشبازی پھینکنے یا چلانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

باغیان خوست کے ساتھ فرقہ سلیمان خیل بھی مل رہا ہے۔ ایک افواہ ہے۔ کہ مصالحت کی کوشش ہو۔

خبر ہے امیر صاحب نے ۴۰ ہاتھی کابل سے خوست بھیجے ہیں۔ کہ مہم کی فوج میں باربرداری کا کام دیں۔

جلال آباد سے خبر ہے۔ کہ کابلی فوج لیوی داخل خوست ہوئی۔ باغیوں کی لڑائی میں نقصان طرفین بھاری ہے۔

میر سعید جان اپنی جماعت کُلاؤں کیساتھ واپس آیا۔ اس کے وعظوں کی قدر نہیں ہوئی۔

مسلم یونیورسٹی کا وصول شدہ چندہ ۲۹ لاکھ ۳۸۵۲۸ ہے۔ بنک میں ۳۲۷۲۹۰۰ جمع ہے۔

چندہ مذکور کی فراہمی میں ۳۲ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ مزید کفایت کی تاکید کیگئی ہے۔

مجروحان ٹریپولی کا چندہ کابل میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار تک فراہم ہوا۔ یہ کابلی روپیہ ہے۔ (۶۰۰۰ پونڈ)

خانصاحب محمد حبیب مرحوم رئیس لدھیانہ طلباء و غرباء کیلئے ۱۰۰ روپیہ ماہوار چھوڑ گئے ہیں جو ان کی جائداد سے ماہوار خرچ ہوگا۔

AsliAhleSunnet.com

اطالیوں کو متواتر شکستیں۔ انور بک چیف کمانڈر بنی غازی نے عثمانی تار کمپنی کو ان معرکوں کے متعلق جو حال میں درنہ میں وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ ذیل کے تار روانہ کئے ہیں۔

(۱) ہماری ایک رجمنٹ طبروق میں صبح کے وقت کام کاج کیلئے نکلی۔ تو دشمن کی ایک بٹالین سے اس کی مورچوں کے آگے اس کی مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ ہماری رجمنٹ نے دو سو کیلومیٹر کے فاصلہ سے آتشباری شروع کرکے دشمن کے بیس (۲۰) آدمیوں کو قتل اور تیس (۳۰) کو زخمی کر دیا۔ اور ہماری رجمنٹ کے آدمی بغیر کسی قسم کے نقصان کے واپس ہوئے۔

اس معرکے سے چار دن کے بعد صبح کے وقت ہماری لشکرگاہ کے اوپر سے ایک اطالین ہوائی جہاز گذرا۔ جس نے ہماری کیمپ گاہ پر گولے پھینکنے شروع کئے۔ مگر چونکہ ہماری فوجیں ایک جگہ جمع نہ تھیں۔ اسلئے ان گولوں نے ہمارا مطلق نقصان نہ کیا۔ بلکہ ہمارے آدمیوں نے جہاز موصوف پر بندوقیں چلائیں۔ جس سے وہ جدھر سے آیا تھا ادھر چلا گیا۔

(۲) ہماری فوج کی ایک کمک دشمن کے مورچوں کے قریب اپنے مورچوں کی ترتیب دی رہی تھی۔ کہ اس کے آگے سے دشمن کی ایک کمک ظاہر ہوئی جو اپنے کاموں میں مشغول تھی۔ ہماری کمک نے اس پر آتشباری کرکے اس کے ایک فوجی افسر اور آٹھ سپاہیوں کو ڈھیر کر دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس معرکہ میں دشمن کے دو اور افسر بھی مارے گئے ہیں۔

(۳) ۲۳ کی شام کو ہماری ایک رجمنٹ کی جو دشمن کے حالات معلوم کرنے کیلئے بھیجی گئی تھی۔ دشمن کی گشت لگانیوالی جماعت سے مڈھ بھیڑ ہوئی۔ ہماری رجمنٹ نے جماعت موصوف پر آتشباری کرکے اس کے تین آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ ٹیلیفون کی تاریں بھی کاٹ ڈالیں۔ اور بغیر کسی قسم کے نقصان کے واپس ہوئی۔

(۴) ہماری رجمنٹ جو دشمن کو فوجی استحکامات کی ٹوہ لگانے کیلئے بھیجی گئی تھی۔ استحکامات کے قریب دشمن کے گھیرے جا پڑی۔ اور ٹیلیفون کے ستونوں کو توڑ دیا۔ اور تار برقیاں کاٹ کر اپنے ساتھ لے آئی۔ مقام قصر کی جانب دشمن کے استحکامات کا پتہ لگانے کیلئے جو کمک روانہ کی گئی۔ راستہ میں اس کی کسی سے مڈھ بھیڑ ہوئی۔ اس نے وہاں پہونچکر دشمن کے سنگین استحکامات پر آتشباری کی۔ اور ان کو جلا کر واپس ہوئی۔

۲۳ کو جو رجمنٹ دشمن کے مشرقی اور مغربی استحکامات کیطرف بھیجی گئی۔ اور جو آئینی فوج کے بائیس سپاہیوں سے مرکب تھی۔ اس نے دشمن کے ان مورچوں کو جو مقام سیدی عبد اللہ کیطرف واقع ہیں تباہ کر دیا۔

صبح کے وقت دشمن کی تین رجمنٹیں اپنے مورچوں کی طرف سے نکلیں جن پر عثمانی شیروں نے آگ برسانی شروع کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دشمن اپنی عادت کے مطابق بے تعداد نقصان اٹھا کر پسپا ہو گیا۔ اور رجمنٹ بغیر کسی قسم کے نقصان کے واپس ہوئی۔

(۵) ہمارے فوج کے پانچ سپاہی عقیلۃ الابل کے قریب مشرقی سمت میں اپنے مورچوں کی ترتیب دے رہے تھے۔ تو انہیں معلوم ہوا۔ کہ دشمن انکے قریب موجود ہے۔ اس بات کا پتہ لگتے ہی وہ پانچ سپاہی دشمن کے مقام کے قریب پہونچ گئے۔ دشمن کی طاقت دو پیادہ پلٹنوں سے مرکب تھی۔ جو ساحل کے قریب فوجی پریڈ کر رہی تھی۔ ان پانچ سپاہیوں نے دشمن کی دونوں پلٹنوں پر آتشباری کرکے بارہ کو ڈھیر اور تین کو زخمی کر دیا۔ اطالیوں نے بھی ان پر آگ برسانی شروع کر دی۔ اور آدھ گھنٹہ تک زور شور سے آتشباری کرتے رہے۔ مگر عثمانی سپاہی بغیر کسی قسم کے نقصان کے واپس ہوئے۔

(۶) دشمن کی ایک رجمنٹ جو ہماری فوج کے حالات معلوم کرنے کیلئے ایک بدرقہ کے ہمراہ بھیجی گئی تھی۔ ہماری گشتی جماعت سے اس کی مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ بدرقہ اسے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ مگر ہمارے سپاہیوں نے اس کا تعاقب کرکے دشمن کے استحکامات کے قریب اسے قتل کر دیا۔

ہماری فوج کی دشمن کی ایک فوج سے مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ جو ہمارے حالات معلوم کرنے کیلئے روانہ کی گئی تھی۔ ہماری فوج نے اس گرمجوشی سے آتشباری کی۔ کہ دشمن کی رجمنٹ کا ایک آدمی وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اور باقی بھاگ گئے۔

دشمن کی فوج کے آٹھ سپاہیوں نے ہمارے مورچوں پر حملہ کر دیا۔ مورچوں کے پیچھے جو ہمارے سپاہی موجود تھے۔ انہوں نے آتشفشانی کے ذریعہ دو کو قتل کر ڈالا۔ اور باقی بھاگ گئے۔ ہماری گشتی جماعت کو واپسی پر دشمن کی ۲۶ آدمیوں کی ایک کمک سے مقابلہ کرنا پڑا۔ ساحل کے قریب زور شور سے لڑائی شروع ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دشمن کے دو آدمی مارے گئے۔ اور باقی کمک بھاگ گئی۔ پھر ہماری گشتی جماعت نے دشمن کی قیام گاہ میں پہونچکر پھر اطالیوں پر آگ برسائی اور ۷۰ کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ہماری فوج دشمن کے دس سواروں کے پیچھے ہو لی اور ان سب کو قتل کر دیا۔ اس معرکہ میں ہماری فوج ظفر موج کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ والحمد للہ علی ذالک۔

ہماری فوج کے پندرہ سپاہیوں نے دشمن کے مورچوں کے پاس جا کر ان تاربرقیوں کو جو دشمن کی قیام گاہ کے پاس تھیں۔ کاٹ دیا۔ (العلم ۱۸ مئی)

درہ دانیال سے مدافعت۔ ترکی مجلس وکلاء نے درہ دانیال سے ہر قسم کی مدافعت کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ چنانچہ اس کیلئے خاص جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور وزیر داخلہ اور وزیر جنگ نے فوجی طاقتوں اور درہ دانیال کی لوکل حکومت کو ضروری ہدایات بھیجیں۔ اسی طرح ترکی امیر البحر نے بھی جلسہ منعقد کرکے عثمانی بیڑہ کے افسروں کے نام درہ دانیال سے مدافعت کے لئے تیار رہنے کی ہدایات بھیجیں۔

(اللواء۔ ۹ مئی)

طرابلس کی حالت۔ اخبار طان کو ۲ مئی کو آستانہ سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے۔ کہ اطالوی بیڑہ نے قصر احمد پر جو براطہ کے قریب واقع ہے۔ گولہ باری کی۔ جس سے جنگی خانہ اور ماہی گیروں کی کشتیوں کو کسی قدر نقصان ہوا۔ پھر ساحل سے چلکر شبہ کیطرف روانہ ہو گیا۔

بہادر مجاہدین کی حالت نہایت عمدہ ہے اور اطالوی سپاہ پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں۔

(اللواء۔ ۱۹ مئی)

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب پی۔ ایل۔ ایم محمد عبدالعظیم صاحب بنگلور ووج شفا پارلا کمنڈی سے تحریر فرماتے ہیں:
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورضوانہ۔ آپکے پاس سے میں نے ایک چھٹانک مومیائی منگایا تھا جسکے استعمال سے از حد فائدہ ہوا جس قدر اس مومیائی کی تعریف کیجائے ایک دفتر کافی نہیں اسکے استعمال سے ہر قسم کی بیماریاں فوراً دور ہوتی ہیں۔ استعمال سے اسکے فوائد معلوم ہوتے ہیں جس کسی کو مومیائی کے استعمال کا خیال ہو اس مومیائی کو استعمال کرنا چاہئے۔ یکم مئی ۱۳ء

جناب عبدالکریم صاحب دانا پور سے لکھتے ہیں: جناب حکیم صاحب السلام علیکم۔ ایک دوست کے لئے ایک چھٹانک مومیائی منگایا تھا ان کی زبانی معلوم ہوا کہ بہت مفید ہے۔ اب ایک اور دوست کی فرمائش ہے ایک چھٹانک بہت جلد روانہ فرمائیں۔ ۱۲ مئی ۱۳ء

مومیائی

۱۸/۵۲

خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن کے استعمال سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جسم کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت دینا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد کافور ہوجاتا ہے۔ جماع کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ کی ہے پاؤ بھر کی سے مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر کے محصول ڈاک علاوہ۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب محمد اعظم صاحب ہوڑہ سے لکھتے ہیں
جناب حکیم جی صاحب! السلام علیکم۔ مجھکو عرصہ سے سر میں چکر آیا کرتا تھا آپ کی مومیائی سے موقوف ہوگیا اور دیگر احباب کو بھی فائدہ ہوا میرے بھائی حافظ محمد عبدالرحمن صاحب نائب قاضی جبلپور کے نام ایک چھٹانک وی پی بھیجدیجئے۔ ۱۲ مئی ۱۳ء

جناب مولوی محمد سلیمان صاحب کندوالے لکھتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب السلام علیکم میں نے ۷ فروری ۱۳ء کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا فائدہ ہوا۔ اب چھٹانک میرے دوست کے نام بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

جناب قربان علی صاحب زنگپور سے تحریر فرماتے ہیں السلام علیکم آپ کی مومیائی سے بہت فائدہ ہوا ایک پاؤ اور بذریعہ خط ہذا بنام وی پی فوراً روانہ کیجئے گا۔ ۲۷ مئی ۱۳ء

عمدہ اور قابل دید کتابیں

تاریخ عثمانی — یہ تاریخ سلطنت ترکی کی نہایت صحیح اور مفصل تاریخ ہے اجتک بعض لوگوں نے انگریزی کتابوں کی مدد سے ترکی سلاطین کی تاریخ شائع کی ہے لیکن یہ کتاب ایک معتبر مصری مسلمان مصنف کی عربی کتاب "حقائق الاخبار عن دول البحار" سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے اور اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں ترکوں کی بحری تاریخ کو مفصل بیان کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ترکی بحری بیڑے نے کیا کیا عظیم الشان فتوحات حاصل کی ہیں۔ عثمان اول سے آخری سلطان محمد خامس تک ہم بادشاہوں کی رنگین تصویریں دیگئی ہیں۔ صفحات علاوہ تصاویر ۶۰۷ قیمت مجلد عہ

تاریخ عرب — ملک عرب کی مکمل تاریخ جسمیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے لیکر خیر القرون خلافت راشدہ خلافت بنی امیہ۔ خلافت عباسیہ اور اندلس کی آخری اسلامی اور پر شان وشوکت سلطنت کے حسرت نصیب خاتمہ تک کے حالات درج ہیں۔ حجم ۴۲۴ صفحات۔ عہ

تاریخ مراکش — افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش کی مفصل تاریخ مراکو کے سلاطین کے شاندار حالات عربی سے ترجمہ ہو کر چھپی ہے۔ بحری تاریخ ہے۔ صفحات ۲۰۰ قیمت عہ

تاریخ ٹیونس وطرابلس — شمالی افریقہ کی یہ دونوں نامور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ بری وبحری بلاغت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں بلکہ دنیا کی بحری تاریخ میں ایک عجیب شہرت رکھتی ہے۔ صفحات ۱۲۶ قیمت مجلد ۱۲ر

تاریخ الجزائر — سلسلہ تاریخ ہائے اسلام میں یہ کتاب بھی شامل ہے سلطنت الجزائر ایک زمانہ میں ساحل بحیرۂ روم پر نہایت پرشوکت اسلامی بحری طاقت رہ چکی ہے اور کوس نا ولا غیری بجا چکی ہے۔ قیمت ۶ر

تحفۃ النساء — ایک مسلمان لیڈی ڈاکٹر کی تصنیف اس کتاب میں بحافظہ مصنفہ نے عورتوں کے تمام واقعات حیض۔ حمل۔ استقاط حمل اور اسکے امراض مع علاج اردو میں لکھے ہیں۔ ہر ایک متاہل گھر میں اس کا ہونا مفید ہے۔ قیمت عہ

بدور السافرہ فی امور الآخرہ — یہ کتاب علامہ حضرت جلال الدین صاحب سیوطی کی بینظیر کتاب کا سلیس اردو ترجمہ ہے جس میں پلصراط۔ میزان۔ کوثر۔ بہشت۔ دوزخ وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۸ر

انوار قدسیہ — یہ کتاب امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار حقیقی تصوف اولیاء اللہ کے مقالات اور روحانی عجائبات اور برکات کا بیان۔ قیمت ۱۴ر

ضروری انگریزی الفاظ — یعنے انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں ان کے معانی وتشریحات اخبارات کے ناظرین کے فائدہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۶ر

انسان اور اسکی تقدیر — جس کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ
(محصولڈاک بذمہ خریدار)

مندرجہ بالا کتب اس پتہ سے طلب کریں

علم الدین منیجر دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر

پیغمبر نمبر یعنے اخبار زمیندار کا وہ خاص نمبر اور رنگین پرچہ جس میں آنحضرت نبی عربی صلعم کی مقدس زندگی کے مبارک حالات پر ہندوستان کے جید اہل قلم کے قیمتی مضامین اور لائق شعرا کی عمدہ نظمیں درج ہیں۔ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر

AsliAhleSunnet.com

R. 2. 2 ج 2.

برقی سٹ یعنی مردمی کا بکس

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا فواحشات و مسکرات سے اپنی طاقت گنوا کر دنیا کی لذات سے محروم ہو چکے ہوں ان کے لئے خوشخبری ہے کہ ہمارا قوت افزا بکس بفضل خدا گئی گذری طاقت کو از سر نو بحال کر دیگا۔ بڑھاپہ میں عالم شباب کا زمانہ نظر آ جائیگا۔ رقت جریان سرعت۔ دل دھڑکنا۔ انگڑائی لینے سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانا۔ سستی۔ کاہلی۔ نیز مردگی۔ عضو مخصوص میں کجی۔ نرمی لاغری وغیرہ امراض کے لئے ہمارا برقی سٹ آزمائیں اور یقین کریں حکیم شافی نے اسمیں کس غضب کی تاثیر رکھی ہے جس کے استعمال سے کئی بے اولاد با اولاد ہو گئے ہمارا قوت افزا بکس علاوہ درست کرنے طاقت جسمانی کے قوائے تناسل کو اصلی حالت میں لے آتا ہے۔ قوت افزا بکس میں تین شیشیاں ہیں نمبر۱ کے استعمال سے سست رگوں کا پانی بلا تکلیف خارج ہو جاتا ہے نمبر۲ کی مالش سے عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے نمبر۳ خوردنی ہے جس سے تمام اندرونی نقائص رفع ہو جاتے ہیں۔ فی بکس قیمت سے /

اکسیر چشم

یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے جو آشوب۔ سرخی۔ دھندھ۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ورم۔ کھجلی۔ خارش۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ ضعف بصارت وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/

بال اڑانیکا پوڈر

جو زائد از ضرورت بالوں کو آناً فاناً اڑا دیتا ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ عمدہ اجزا سے مرکب ہے۔ قیمت ۶/

روغن بہار

یہ روغن بالوں کو معطر و عنبر بنانیکے علاوہ لمبا اور گھنا بناتا ہے۔ بالوں کو قبل از وقت سفید ہونے سے بچاتا ہے قوت دماغ کے لئے بے نظیر ہے اس کے استعمال سے جہاں بال نہیں ہوں پیدا ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ/

دافع درد سر و نصف سر

درد سر۔ درد شقیقہ اگرچہ کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہے مگر ہماری دوائی جو کھانے اور لگانے پر مشتمل ہے زیادہ تشریح کی محتاج نہیں اس کے استعمال سے چشم زدن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ قیمت عہ/

جوہر معدنیات

طبی کتب کے ناظرین اس کے بے شمار فوائد سے واقف ہیں چند فوائد اس جگہ درج کئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی ہے۔ سرعت۔ رقت۔ جریان کو دفع کرتا ہے۔ دمہ۔ کھانسی۔ امراض ریہ۔ ابتدائی سل ودق کو از حد مفید ہے چوٹ لگ جائے تو دو رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے۔ بعد جماع دو رتی کھانے سے طاقت زائل نہیں ہوتی۔ رازی اکثر خون کے لئے اکسیر ہے۔ کمزوری سینہ کو دفع کرنے میں بے نظیر ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے بدن کو فربہ اور پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے قوت دماغ کیلئے تریاق ہے لطف یہ کہ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ/ زیادہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف کیا جاوے گا۔

شہادات بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکتیں

دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر طبی مشورہ مفت دیا جاتا ہے

المشتہر حکیم محمد یعقوب مالک شفاخانہ شفاء الامراض قلعہ سٹریٹ امرتسر

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے

حبوب مبارک۔ درد کہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کہنہ کے لئے از حد مفید ہے۔ ۱۲/

سرمہ منور چشم۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑبال۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کے لئے از حد مفید ہے۔ خاص تعریف یہ ہے کہ درد دانت کیسی ہی سخت ہو دم زدن میں بفضل ایزدی شفا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/

دوائی ضیبل۔ نہایت مفید ہے ایک یا دو ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت قلیل فی ڈبیہ عہ/

دوائی جریان۔ حدت منی و رقت منی و حرارت آلات بول و حرارت مثانہ کے لئے از حد مفید ہے۔ گرم مزاجوں کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ قیمت عہ/

حبوب لاثانی۔ سرد مزاجوں کے لئے اکسیر ہے۔ سرعت انزال۔ رقت منی۔ اور رعشات کی عام شکایتوں کے لئے لاثانی ثابت ہوئی ہیں۔ بدن کو تیار کرنا اور پژمردہ گالوں کی رونق بڑھانا اسکا ادنےٰ کرشمہ ہے قیمت عہ/

حبوب بواسیر۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ۸/

المشتہر حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ راولاں امرتسر

قابل دید کتابیں

الہامی کتاب قرآن اور وید کے الہام کے ابطال پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث نہایت دلچسپ ہے۔ قیمت ۶/

جہاد وید۔ وید اور دہرم شاستروں سے جہاد کا ثبوت۔ آریوں کی تردید میں تازہ تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۲/

ترک اسلام۔ دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب قابل دید ہے۔ قیمت ۶/

تبر اسلام۔ دہرم پال کی تکمیل اسلام کا جواب۔ ۴/

میل ملاپ۔ اتفاق کی ترغیب دینے والا رسالہ۔ ۲/

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت ہے۔ قیمت مع محصول عہ/

اتباع سلف۔ سلف کی تقلید اور اتباع کے متعلق بحث قابل دید رسالہ ہے۔ ۴/

المشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر

14 JU. 12

روز بازار سٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل نے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com